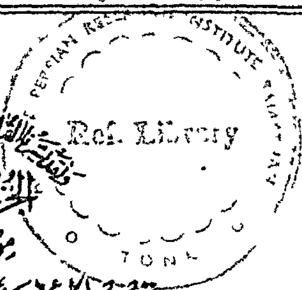


وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

الجزء الثالث

من كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

المعروف به

عربی کا معلّم

جدید

حصّہ سوم برائے مدارس ثانویہ

۳

مصنّفہ

مولوی عبدالستّار خان

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

۱۳۷۲ھ

۱۹۵۲ء

 قیمت دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے

دیباچۂ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیّ بعدہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ "عربی کا معلّم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا فللہ الحمد ولہ الشکر

ڈیڑھ سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آ گئے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین و طالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلافِ عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدرآباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییع اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالبعلم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظرانداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل وتمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالبعلم میں اتنی استعداد آجائیگی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول لیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو۔ یا طالبعلم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو استاد کا کام دے سکتی ہے

چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف ونحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائینگے۔

کوشش ہو رہی ہے کہ چوتھا حصہ بھی جلد چھپ جائے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی توضیح و تشریح کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ مگر اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کرکے آیا کریں +

یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کرکے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے +

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں +

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں +

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں پھر آگے پڑھیں ترجموں کا کلید سے مقابلہ کرلیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملینگے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا یہاں صرف مثالوں کے ذریعے توضیح کی گئی ہے +

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی و یائی کی طرف و اور ی سے

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِنْ، عَنْ، ب، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں +

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے : لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=) +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلّم حصّہ سوم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرّد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرّد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، یَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور کَرُمَ، یَکْرُمُ، اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضي) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقرّرہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱) فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَيْتُ
(۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيذُ الْمُعَلِّمَ قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا
(۳) عَدَّ[1] الرَّاعِي[ع] غَنَمَهُ[عہ] فَرَّ[2] الْمَسْجُوْنُ شَدَّ[3] الْوَلَدُ الْكَلْبَ
(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا رَمَى[4] أَحْمَدُ الْكُرَةَ
(۵) وَعَى[5] رَشِيدٌ دَرْسَهُ وَقَى[6] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى[7] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

[1] گنا [2] بھاگا [3] باندھا [4] پھینکا [5] یاد رکھا [6] بچایا [7] لپیٹا۔ طے کیا

[ع] چرواہا [عہ] بکریاں

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو +

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضي کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علّت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروف اصلیہ میں نہ کوئی همزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی +

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدّل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں همزہ نظر آئیگا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ همزہ ہو مهموز کہلاتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تمھیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتحرّك ہو (= آ، اِ، اُ)

یا جزم والا ہو: فَأْ تو اس الف کو بھی ھمزہ کہتے ہیں (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں ؛

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرفِ علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعتَلّ کہلاتے ہیں ؛

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ الفا یا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں، قَالَ۔ اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ اللام یا ناقص کہتے ہیں: رَمٰی ؛

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ واو یا ي سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے ؛

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے
رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ
ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیفِ مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرف علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروف اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ھمزہ یا حرف علّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مھموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ مھموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں ھمزہ ف، ع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتلّ نہیں بن جائینگے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مھموز اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائینگے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:۔

(۱) فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم (۱) سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حرف علت ہو نہ ہمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :۔

(۱) مہموز۔ جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمَرَ۔

(۲) مُضاعَف۔ جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ۔

(۳) مثال۔ جس کا ف کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ۔

(۴) اَجْوَف۔ جس کا ع کلمہ حرف علت ہو، قَالَ۔

(۵) ناقِص۔ جس کا ل کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی۔

(۶) لفیف۔ جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لفیف مفروق ہے، وَقٰی۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰی۔

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بلحاظ ترتیب نہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف ۔ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶۔ ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی ؛

تنبیہ ۷۔ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے ؛

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :۔

أَمَرَ　يَذْهَبُ　يَأْكُلُ　يَدْعُو[1]　ذَهَبُوا　وَهَبَ[2]

عَزَّ[3]　تَقَبَّلَ　تَوَضَّأَ[عہ]　تَقَوَّلَ[4]　سُئِلَتْ[5]　تَوَلَّى[6]

يَقُصُّ[7]　مَلَأَ[8]　قَالَ　قَاتَلَ　دَنَا[9]　يَكُونُ

لَيَسْمَعُنَّ　أَدَبٌ　رَأْسٌ　عَزِيزٌ　مَمْلُوءٌ[10]　غَيُورٌ[11]

اَلْقَاضِي　مَوْعُودٌ[12]　مَدْعُوٌّ[13]　مَنْصُورٌ　وَلِيٌّ[14]　يَسِيرٌ[15]

الدرس السابع والعشرون

تغیرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

[1] وہ بلاتا ہے ؛ [2] اس نے عطا کیا ؛ [3] عزت والا ہوا ؛ [4] اس نے بات گھڑ لی ؛
[5] وہ پوچھی گئی ؛ [6] دوست رکھا ؛ [7] وہ قصہ بیان کرتا ہے ؛ [8] اس نے بھرا ؛
[9] وہ قریب ہوا ؛ [10] بھرا ہوا ؛ [11] غیرتمند ؛ [12] وعدہ کیا ہوا [13] بلایا ہوا ؛
[14] والی۔ وارث۔ دوست ؛ [15] آسان۔ تھوڑا سا ؛ [عہ] اس نے وضو کیا ؛

[عہ] وضو کرنا ؛

اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

۲ تغیّر تین قسم سے ہوا ہے :

(۱) تخفیف = همزہ کو کسی طرف علّت بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے آمَنَ، اُءْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مهموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَجْ حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرفِ علّت کو دوسرے حرفِ علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳- اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہیگا

۱- تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو همزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو همزۂ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو ي سے بدلنا چاہیئے:۔

أَءْمَنَ سے آمَنَ[1] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے
أُءْمِنُ سے أُومِنُ[2] 〃 ضمہ کو واو 〃 〃
إِءْمَانٌ سے إِيمَانٌ[3] 〃 کسرہ کو ي 〃 〃

قاعدہ نمبر (۲) ہمزۂ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزۂ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، يَأْمُرُ کو يَامُرُ، يُؤْمِنُ کو يُومِنُ اور مِئْذَنَةٌ[4] کو مِيذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ ـُ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ي یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ واو اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن

---

[1] اس نے ایمان لایا [2] میں ایمان لاتا ہوں [3] ایمان لانا۔ مان لینا [4] اذان دینے کی جگہ۔

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیدیتے ہیں؛
یَأمُرُ یا یَأْمُرُ؛

یہ بھی خیال رہے کہ ھمزۂ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ، اگرچہ کبھی ءا اور ٰٓا بھی لکھا کرتے ہیں؛

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائینگے؛

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرّک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ؛

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرّک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ؛

تنبیہ ۴۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے؛

قاعدہ نمبر (۳) - اگر مُتَجَانِسَین (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُ دُ سے یَمُدْ دُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ ۵ - رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:- جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ۔

تنبیہ ۶ - مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷ - ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳- تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور یِ متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَیَ، اَیِ اور اَیُ سے اَ ہو جاتا ہے:

قَوَ-لَ سے قَا-لَ ، خَوِ-فَ سے خَا-فَ[1] = خَافَ

بَیَعَ سے بَا-عَ[2] ، نَیِ-لَ سے نَا-لَ[3] = نَالَ

دَ-عَوَ سے دَ-عَا[4] ، رَ-مَیَ سے رَ-مٰی[5] = رَمٰی

طَوُ-لَ سے طَا-لَ ، یَخْ-شَیُ سے یَخْ-شٰی = یَخْشٰی[6]

---

[1] خَافَ- ڈرنا۔ [2] بَاعَ بیچنا۔ [3] نَالَ پانا۔ [4] دَعَا بلانا۔

[5] رَمٰی پھینکنا۔ [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈریگا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے۔

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اَيُ صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے:۔

قُوِ۔ لَ سے قِيْ۔ لَ ، بُيِ۔ عَ سے بِيْ۔ عَ
يَرْ۔ مِيُ سے يَرْ۔ مِيْ ، (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر اِيُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ي سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ي سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِيْ ہو جاتا ہے = اِوْ۔ جَلْ سے اِيْ = جَلْ = اِيْجَلْ (امر از وَجِلَ = ڈرنا)، مِوْ۔ زَانٌ سے مِيْ۔ زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵) ضمہ کے بعد یِ ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُيْ سے اُوْ ہو جاتا ہے = مُيْ۔ سِرٌ سے مُوْ۔ سِرٌ[1]

[1] تو نگر۔

يُيْـ۔قِظُ سے يُوْ۔قِظُ (مضارع از اَيْقَظَ = بیدار کرنا۔جگانا) ÷

تنبیہ ۔۱۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوي اوريائي میں مستعمل ہیں ÷

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُوْ اور اَيُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے ،
دَ۔عَوُوْا سے دَ۔عَوْا ، رَ۔مَيُوْا سے رَ۔مَوْا ، يَرْ۔ضَيُوْ۔نَ سے يَرْ۔ضَوْ۔نَ ÷

قاعدہ نمبر (۷)۔ اُوُوْ اور اِيُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:
سَ۔رُوُوْا سے سَ۔رُوْا ، رَ۔ضِيُوْا سے رَ۔ضُوْا ، يَدْ۔عُوُوْ۔نَ سے يَدْ۔عُوْ۔نَ ، يَرْ۔مِيُوْ۔نَ سے يَرْ۔مُوْ۔نَ ÷

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں: يَقْوُ۔لُ سے يَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ) ÷

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد ي مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں: يَبْيِـ۔عُ سے يَبِيْـ۔عُ (مضارع از بَاعَ) ÷

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ي مفتوح ہو تو ان کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور ي کو الف سے بدل دیتے

ہیں: یَخْوَفُ سے یَخَافُ (مضارع از خَافَ)، یَنْیَلُ سے یَنَالُ (مضارع از نَالَ) ؛

مُسْتَثْنَیات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا) ؛

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنٰی ہے: سَوِيَ، یَسْوٰی (برابر ہونا) ؛

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ ؛

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا) ؛

(۵) اِسْمُ الْاٰلَہ اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیّر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ۔ اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا) ؛

قاعدہ نمبر (۱۱). فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ ؛

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انھیں همزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)، اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائیں گے)۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱: جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

اَلْمَصْدَرُ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اَلْاَمْرُ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْمَاضِيْ
اَمَلٌ ؎	مَأْمُوْلٌ (ج)	اٰمِلٌ	اُوْمُلْ (ل)	يَأْمُلُ (ج)	اَمَلَ (ن)

؎ اُمید کرنا۔

اَلْمَاضِي	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثْرٌ لہ
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اُلْفَةٌ ۲ہ
اَدُبَ (ک)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	اَدِيْبٌ		اَدَبٌ ۳ہ

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيْلَافٌ (ل) ۴ہ
۲۔ اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج) ۵ہ
۳۔ اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ ۶ہ
۴۔ تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ ۷ہ
۵۔ تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ ۸ہ
۷۔ اِئْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ (ل) ۹ہ
۱۰۔ اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج) ۱۰ہ

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا

لہ نقل کرنا ۲ہ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۳ہ ادیب ہونا ۴ہ خوگر بنانا ۵ہ جمع کرنا، دلجوئی کرنا ۶ہ باہم الفت کرنا ۷ہ اکٹھا ہونا ۸ہ اکٹھا ہونا ۹ہ متحد ہونا ۱۰ہ الفت چاہنا۔

ہے ؟ ذرا غور کروگے تو تم خود ہی کہہ دوگے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مھموز الفا کہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی تمھارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مھموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموز اللام کہنا چاہیئے۔

۲ - اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے ؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مھموز الفا ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آرہا ہے : اُومُلْ، اِیثِرْ، اِیلَفْ اور اُودُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مھموز الفا ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیئے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھوگے ان میں اکٹھا دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرّك اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دوگے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں همزه کو واو اور ي سے بدلنا پڑا ہے +

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا همزة الوصل تلفظ سے ساقط ہوجائیگا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور همزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہیگا۔ فَأْمُلْ، وَأْتِنْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ

۳۔ اب ثلاثي مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب أَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضي)، اٰلِفْ (امر) اور اِيْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مهموز الفا ہیں اس لئے آلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزنِ أَفْعَلَ، اٰلِفْ اصل میں أَءْلِفْ بروزن أَفْعِلْ اور اِيْلَافٌ اصل میں اِءْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہوگے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزه کو الف سے اور ي سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑجاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیّر نہیں ہوا ہے ؛ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اٰلَفَ میں الف همزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مهموز الفا نہیں آتا.

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیتَلَفَ (ماضی) اِیتَلِفْ (امر) اور اِیتِلَاف (مصدر) میں همزه کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَاف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزۂ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے.

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضي، امر اور مصدر کے شروع میں جو همزه آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہوتا ہے، اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ

اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیّر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آ جائے

تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ اس کو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دینگے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہو سکتا ہے اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفّظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ، يُؤْلِفُ کو يُولِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِيلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیّر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیّر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶۔ مهموز الفا میں تغیّر کے یہی دو قاعدے (قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲)) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لوگے

(الف) أَمَلَ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	أُومُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ

(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(ه) اِيتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ	اِيتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيلٌ مُحَمَّدًا صَدِيقًا	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيقًا	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ أَنِيسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے

پہلی سطر میں اُومُلْ جو اصل میں أُءْمُلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ۱ء کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں خُذْ بھی اصل میں أُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

۱؎ بنا لینا۔ اختیار کرنا ۲؎ جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزۂ اصلیه کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی همزه جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرّک ہے تو همزۃ الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیه ۱)۔ یہی حال كُلْ اور مُرْ کا ہے ÷

خُذْ کی گردان اس طرح ہو گی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ ÷

اسی قیاس پر كُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو ÷

تنبیه ۳۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا همزه عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر كُلْ اور خُذْ کا همزه کبھی نہیں لوٹایا جاتا ÷

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ بابِ اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱ کے مطابق همزه کو ي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو بابِ اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

أِيتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفا ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سُنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیئے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِيْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی:۔ اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ ‡

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳)۔ اَخَذَ، اَكَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہو گا ‡

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے ‡

تنبیہ ۴۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادّے کے لئے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِيْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے

امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ھمزہ گرا دیا جاتا ہے:
یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ ÷

تنبیہ ۶۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفا ثلاثی مجرّد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۷)، اِفْعَلَّ (۸) اور اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے ÷

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرّد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لیجا کر آثَرَ (دراصل اَءْثَرَ) بنادیں تو معنی ہوں گے

: "ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لیجا کر آثَرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہونگے "اثر کرنا" اور جب اس آثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیجا کر تَأَثَّرَ بنالیں تو اس کے معنی ہونگے "اثر قبول کرنا"

اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا

اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا

اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا

اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا

اَتٰی (یَأْتِیْ) آنا

اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا

اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا

اَجِیْرٌ مزدور

حُلُمٌ بلوغت

خَصَاصَةٌ حاجتمندی۔ مفلسی

اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا

اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا

اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا

اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا

اَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا

خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دھتکارا جانا

شَاءَ (یَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا

عَفَا (یَعْفُوْ) معاف کرنا

هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا

اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا

رِئَةٌ (ج رِئَاتٌ) پھیپھڑا

رَغَدًا با فراغت

سِيجَارَةٌ (ج سِيجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوَ يَا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّةٌ (ج اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِيٌّ (ج صِبْيَانٌ) بچہ	هُزَءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ۔ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِيئًا مَرِيئًا مزے سے تمھیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	فَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انھیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کرلیں۔ اس مشق میں مھموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

(۱) حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيجَارَةَ؟	كُنْتُ آلَفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ
(۲) اَحْسَنْتَ! اِيْلَفِ الشَّايَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيجَارَةَ	نَعَمْ قَالَ لِيَ الدُّكْتُورُ: اَلسِّيجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ
(۳) وَاللهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ،	يَا اَخِي! اَلْاَحْسَنُ عِنْدِي اَنْ

فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ	لِأَنَّا أَلِفَ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ
(۴) مَتٰى يَأْتِي أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِيْ؟	يُؤَمَّلُ قُدُوْمُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ
(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا
(۷) اِسْتَأْجِرْهُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ	نَعَمْ أَسْتَأْجِرُهُ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ إِلٰى أَجِيْرٍ قَوِيٍّ أَمِيْنٍ
(۸) يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ	خُذْ يَا بُنَيَّ كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ
(۹) يَا أُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ	نَعَمْ يَا أَخِيْ؟ سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ

بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا	اِمْتِثَالًا[1] لِاَمْرِ النَّبِيِّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم
(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ سَنَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً
(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ يَا اَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاكَ لِاَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْحِلْمِ	فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ
(۱۳) يَا اٰبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ	خُذُوْا يَا اَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا رَزَقَكُمْ
(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ	اِخْسَئُوْا يَا اَشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزُؤَةً

[1] فرمانبرداری کے طور پر۔

لَيْسَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ	بَيْنَكُمْ ؟
(۱۵) الْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا	فَكُلُوا مَا تُحِبُّونَ مِنْهَا هَنِيئًا
هَا: نَحْنُ نَأْكُلُ التِّينَ وَالرُّطَبَ	مَرِيئًا
(۱۶) هَنَّأَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ	وَاللّٰهِ أَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جِئْتُمْ
فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا	لِتَسْأَلُوا عَنِ الْمَسَائِلِ إِنَّمَا جِئْتُمْ
يَا شَيْخُ أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ	لِلْأَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ
السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ	
(۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ!	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوا مَتٰى
نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا	شِئْتُمْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي
فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ	فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ
الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَ	
نَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ	
فَإِنَّا نَرٰكَ الْيَوْمَ غَضْبَانَ[1]	

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

(۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

[1] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
(۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُونَ
عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
(۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ÷

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدّی بہ دو مفعول، یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ، از قسم مہموز الفا، دراصل يَأْتَخِذُ قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو ت سے بدل کر ت میں مدغم کر دیا گیا

سلہ جہاں کہیں ÷

(اَحْمَدُ) اسم، عَلَم، واحد، مذکّر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷) اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثُلاثي مُجرّد

(زَیْدًا) اسم عَلَم. واحد، مذکر، مُنْصَرِف، جامد، ثلاثي مجرّد

(صَدِیْقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکّر، مُنْصَرِف، مشتقّ، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثي مجرّد ؛

تحلیل نحوي اس طرح کرو!

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع،

(اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَیْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِیْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے ؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

	اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے	ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ.
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔
(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے لئے حکم کرونگی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[۱] کا [باشندہ] ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[۲] کا [رہنے والا] ہوں.
(۹) اے لڑکی! دو میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے	چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں.
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا.
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو	اچھا[۳]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے۔

۱ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ؟ + ۲ اَنَا مِنْ لاهورَ +

۳ "اچھا" کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں +

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقْل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرّف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوبًا اور کہاں جوازًا؟

اُیمانٌ، اِلْفْ (از باب اَفْعَلَ) اُومِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیتَمَرَ، سَلْ، اِلْفْ (از باب فَاعَلَ) رَاسٌ، مِیذَنَۃٌ ۔

(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم ہوں انھیں الگ چُن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدَّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدَّ يا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرّک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کردیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کردیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفّظ ہی نہ ہوسکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ یَمُدِّ یا لَمْ یَمْدُدْ۔ مُدِّ یا اُمْدُدْ ؛

تنبیہ ۱۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد همزة الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرّک ہو جاتا ہے ؛

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے :-

قاعدہ ادغام نمبر(۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں ÷

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)

قاعدۂ ادغام نمبر(۵) باب اِفْتَعَلَ(۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ۔ اِذْتَكَرَ، یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]، یَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ، یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، یَزَّانُ بن جاتا ہے ÷

تنبیہ ۲۔ اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ[4] ÷

قاعدہ ادغام نمبر(۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ

---

[1] داخل ہونا ÷ [2] نصیحت لینا ÷ [3] زینت دار ہونا ÷ [4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

ان دس[1] حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ[1] سے اِذَّكَّرَ، يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ[2] سے اِثَّاقَلَ، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ ؎

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِيَة جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ ؎

(۲) حروف لَهَوِيَّة جن کا مخرج لَهاۃ یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ك ؎

(۳) حروف شَجْرِيَّة[3] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ي ؎

(۴) حروف نِطْعِيَّة[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د ؎

(۵) حروف اَسَلِيَّة[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س ؎

(۶) حروف شَفَوِيَّة[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف ؎

---

[1] یاد رکھنا نصیحت لینا۔ [2] بوجھل ہونا۔ [3] شَجْرٌ دونوں کلّوں کے بیچ کی جگہ [4] نَطْعٌ یا نِطْعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے ؎ [5] اَسَلَةٌ نوک زبان ؎ [6] شَفَةٌ لب ؎

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی +

- فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ) سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤگے :-

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	یَمُدُّ	مُدَّ یا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ [1]
فَرَّ (ض)	یَفِرُّ	فِرَّ یا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ یا فِرَارٌ [2]
مَسَّ (س)	یَمَسُّ	مَسَّ یا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ [3]
لَبَّ (ک)	یَلُبُّ	لُبَّ یا اُلْبُبْ	لَبِیْبٌ		لَبَابَةٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ

۱- اَمَدَّ	یُمِدُّ	اَمِدَّ یا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ [5]
۲- مَدَّدَ	یُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِیْدٌ [6]
۳- مَادَّ	یُمَادُّ	مَادِّ یا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ [7]
۴- تَمَدَّدَ	یَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ [8]
۵- تَمَادَّ	یَتَمَادُّ	تَمَادِّ یا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ [9]

[1] کھینچنا + [2] بھاگنا + [3] چھونا + [4] عقلمند ہونا [5] مدد کرنا [6] پھیلانا + [7] کھینچنا، ٹالنا + [8] کھنچنا
[9] باہم کھینچنا تانا +

۶۔ اِنْشَقَّ	یَنْشَقُّ	اِنْشَقِّ یا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[1]
۷۔ اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتَدِّ یا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[2]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	یَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدِّ یا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[3]

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا ✦

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انھیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے ✦

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے ✦

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (یُرْضِي) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا

[1] پھٹنا ✦ [2] پھیلنا ✦ [3] مدد طلب کرنا ✦

اِغْتَرَّ (۸) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا
اِغْتَنَمَ (۸) غنیمت جاننا
اَحَسَّ (۱۔ بہ) محسوس کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا
تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا
(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ اَلْجَرَسَ) گھنٹی بجانا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا
دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا

ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردد یا پس وپیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مسخر کرنا
سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے } بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
سَعٰى (يَسْعٰى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
(۶) پھٹ جانا
صَدَّ (ن) روکنا
طَمِعَ (س) طمع کرنا
ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
(۱) عزت دینا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا

قَصَّ (ن ۔ عَلَيْهِ) قصہ سنانا ۔ بیان کرنا

قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا ۔ خود مختار ہونا

قَنِعَ (س) قناعت کرنا

لَبِسَ (س) پہننا

مَرَّ (ن ۔ بِهٖ یا عَلَيْهِ) گذرنا کسی پر

مَسَّ (س) چھونا

مَنَّ (ن ۔ عَلَيْهِ) احسان کرنا ۔ احسان جتلانا

نَفَرَ (ض) بھاگنا ۔ لڑائی کے لئے نکلنا

هَزَّ (ن) ہلانا

آخَرُ دوسرا

إِلَّا لیکن ۔ مگر

بَرٌّ احسان کرنے والا

بَرْدٌ سردی ۔ ٹھنڈک

بَطِيئَةٌ سست رفتار

ثَمِيْنٌ قیمتی

جَارِيَةٌ خادمہ ۔ لونڈی

جَرَسٌ گھنٹی

جِذْعٌ تنہ درخت کا

جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل

حُمّٰى تپ (ج حُمَيَّاتٌ مؤنث ہے)

حِيْنٌ (ج أَحْيَانٌ) وقت

حِيْنًا مَّا کسی وقت

خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے

دَقِيْقٌ باریک پسی ہوئی چیز ۔ آٹا

دُوْنَ سوا

رُؤْيَا خواب

رِبَاطٌ باندھنا

شَرِيْرٌ (ج أَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا

صُوْفٌ اُون

سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی

قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

كَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيْئٌ آنا
لِقَاءٌ ملاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقِيْ ملنے والا
لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے*

(۱) دُقَّ الْجَرَسُ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يَا بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ!	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) يَاجَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ
(۷) اِلٰى اَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۸) فَفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
(۹) يَاخَلِيْلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ	قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً
(۱۰) يَاخَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ يَسُرُّنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) هَلْ يَسُرُّ اَخَاكَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	يَا سَيِّدِيْ يَسُرُّهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُنُّ اَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَ"	وَقَالَ تَعَالٰى "لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى"
(۱۴) لٰكِنِّيْ اَسْئَلُكَ هَلْ اَعْدَدْتَ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهٗ وَاَرْجُوْ مِنْ

لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْآخِرَةِ؟

رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا

(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ

وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِيْ

---

(۱۶) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟

دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ ـ لِتَكُوْنَ مَأْجُوْرًا ـ فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ

وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ ـ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

---

(۱۸) اَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ

كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنِّيْ لَمْ اُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟

(۱۹) اِنِّيْ اَرَاكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ

لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ لِبَاسُ

---

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں

لِبَاسِ الصَّيْفِ	الصُّوفِ
(٢٠) لَا بَأْسَ بِهِ، اِلْبَسِي لِبَاسَ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطِيْبِ عَوَاطِفِكَ
(٢١) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَّا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ أَزْهَارَهَا
(٢٢) لَا تَهُزِّي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّيْ "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ"
(٢٣) أَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا إِخْوَانِيْ أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْأَمْسِ
(٢٤) قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيْرٌ مِنْ	نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

زُعَمَاءِ إِنْجِلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ	لَمَا نُفْتَحُ أَبَدًا لِإِنْجِلْتَرَا أَبْوَابُ الْفَتْحِ فِي أَفْرِيْقِيَّةَ وَإِيْطَالِيَةَ وَفِي شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي أُوْرُبَّا
(٢٥) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى إِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوْبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ
(٢٦) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِي إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ، مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (٢) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ (٣) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟ (٤) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

[1] بخشی نہیں جاتی

اَلنَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَعْدُوْدَۃً (۵) وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ (۶) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ
اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ
قَالَ اَتُحَاجُّوْٓنِّیْ [اَتُحَاجُّوْنَنِیْ] فِی اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ
الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّیْٓ
اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا (۱۳) تُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (۱۴) یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِیْمَانِ (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ[1] مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ
الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ (۱۶) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ مَا لَكُمْ اِذَا
قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِیْتُمْ[2] بِالْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ[3] ؟

ملاحظہ

[1] جہاں تک تم سے ہو سکے۔ [2] کیا تم راضی ہو گئے۔ [3] آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی
(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟	شاید حامد نے بجائی
(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا
(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے
(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں
(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی
(۸) تو بھاگو دیر مت کرو	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔



(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [بِہٖ]	ہاں! میں تمھیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمھیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان ہو جائے	دیگی
(۱۱) رشید! کیا تمھیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا
(۱۳) کیا تمھارے استاد تمھیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں



سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلُّ، دَالٌّ، اَدُلُّ، اَدَلَّ، مُمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِّرٌ، اِدَّخَلَ۔

(۸) ثلاثي مجرد کے اور ثلاثي مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو۔

تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّيْ قَصَصًا عَجِيبَةً

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّوا الیها ولا تتأخّروا عن الوقت۔ واجتهدوا في تحصیل الفلاح واستعدّوا للنجاح۔ ولا تکسلوا، اما سمعتم؟

"عزّ من جدّ وذلّ من کسل"

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱- معتلّ کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں

۲- فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳- ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو

امر	مضارع	ماضي
زِنْ خَاتَمَكَ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهٗ	(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهٗ
اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ

ماضی	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَیْدٌ کِتَابَہٗ	ھُوَ یَضَعُ کِتَابَہٗ	ضَعْ کِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِیْقَةُ بِالْبَیْتِ	یَتَّصِلُ الْبَیْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہیئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیئے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا : یُوْضَعُ میں جو

یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کرتا ء اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدۂ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے پہلے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ ÷

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقي ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ ÷

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقي ہے ÷

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے : یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ ؛

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازًا واو حذف کردیا جاتا ہے مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے : وَزْنٌ سے زِنَةٌ ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا) ؛

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو ؛

تصریف المثال الواوي من الثلاثي المجرّد

وَزَنَ (ض)	یَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ [1]
وَضَعَ (ف)	یَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [2]
وَجِلَ (س)	یَوْجَلُ	اِیْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ [3]
وَسُمَ (ک)	یَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِیْمٌ		وَسَامَةٌ [4]
وَرِثَ (ح)	یَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [5]

من الثلاثي المزید

۱۔ اَوْصَلَ	یُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِیْصَالٌ [6]

[1] تولنا ؛ [2] رکھنا ؛ [3] ڈرنا ؛ [4] خوبصورت ہونا ؛ [5] وارث ہونا ؛ [6] پہنچانا ، ملا دینا

۲۔ وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيلٌ [له]
۳۔ وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [۲]
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [۳]
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [۴]
۷۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [۵]
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيصَالٌ [۶]

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۱۰) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو ی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے +

تنبیہ ۴۔ يَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَيَزِنَنَّ ، لَيَزِنَانِّ ، لَيَزِنُنَّ الخ اور يَزِنُ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ ، زِنَانِّ ، زِنُنَّ ، زِنِنَّ ، زِنَانِّ ، زِنْنَانِّ پڑھینگے ؛

[۱] جوڑنا + [۲] باہم ملنا + [۳] ملنا + [۴] باہم ملنا + [۵] ملنا + [۶] دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اُکھیڑ دینا" اس کا مادہ اَصْلٌ (جڑ) ہے — اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ھمزہ قائم رکھ سکتے ہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	وَزَرَ (یَزِرُ) بوجھ اُٹھانا
تَوَكَّلَ (۴ ۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا بھروسہ کرنا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بِهِ) ملنا
ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا ۔ واقف ہونا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	وَلَدَ (يَلِدُ) جننا
كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا ۔ دیر لگانا	يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا اُمید ہونا
وَثِقَ (يَثِقُ بِهِ) بھروسہ کرنا ۔ اعتماد کرنا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	اَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا ۔ بیدار کرنا
وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا ۔ کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)	يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسر ہونا

اُخْرٰى دوسری (ج اُخَرُ)	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)
اَذًى تکلیف	دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا
اَعْلٰى (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	رَوْحٌ رحمت، مدد
اُوْرُبَّا یورپ	

سِوَارٌ (ج أَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (ج مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (ج مَثَاقِيلُ) وزن ۴½ ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	وِزْرٌ (ج أَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ٣٠

(١) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ
(٢) زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ۔ دَعْنِي أَزِنْهُ فِي الْبَيْتِ
(٣) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كِفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِي كِفَّةٍ أُخْرَى	طَيِّبٌ؟ فَأَفْعَلُ هٰكَذَا
(٤) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
(٥) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ



(٦) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هٰذَا	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِي هٰذَا إِنْ تَقِفْ

يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	عِنْدَنَا شَهْرًا لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ
(۷) نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّيْ	فَخُذْ يَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(۹) مَالِيْ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِيْ؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلٰى بُمْبَائِيْ بِالْأَمْسِ فَقَطْ[۱]
(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ
(۱۲) هَلْ تَعِدُنِيْ أَنْ تَصِفَ لِيْ أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ ـ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُوْلٌ
(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِيْ؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِيْ! لَأَصِفَنَّ لَكَ

[۱] فَقَطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہونگے "کل ہی"۔

	تِلْكَ الْاَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(۱۴) اَلَمْ يَصِلْ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ	مَا وَصَلَ اِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ
(۱۵) هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ اَنْ اَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ
(۱۶) فَمَنْ اَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	اَلْيَوْمَ اَيْقَظَتْنِيْ اُمِّيْ فَاسْتَيْقَظْتُ
(۱۷) دَعْنِيْ اَنَا اُوْقِظُكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ اَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَاَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا
(۱۸) لَا مَنَّ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُعَاوِنَ اَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ - وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ اَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(۱۹) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ	اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى (۳) دَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (۴) رَبِّ

لہ اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)۔

هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا - اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَيْئَسُوْا [اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ - اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ [اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح :-

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامتِ مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱) +

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف باللّام، واحد، مذکّر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب،

تحلیل نحوی اس طرح

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّي اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کرلیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّي کا مفعول تو ہونا ہی چاہئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفهام، امر یا نہي ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی +

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مهموز، مضاعف اور مثال واوي کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:۔

مُرْ، مُرِيْ، سَامُرُ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ،
زِنْ، زِنِيْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِّيْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهْزَؤُوْا،
يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ
..... لِيْ يَااَبَتِ سَاعَةً۔ ..... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟
..... خَاتَمَكَ۔ ..... سِوَارَكِ يَالَطِيْفَةُ۔ ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا۔
..... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ۔ ..... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ ..... كَ
عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔ .....
كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ..... يَااَوْلَادُ؟ ..... اَغْصَانَ
الْاَشْجَارِ يَااَوْلَادُ۔ ..... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَامَرْيَمُ۔ هَلْ
..... كَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمُ؟ ..... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔
هَلْ ..... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔
..... بِاللهِ وَ ..... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ .....
مِنَ الطَّعَامِ مَا .....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابّا جان [يَااَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائینگے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے [يَابُنَيَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دونگا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں
(۳) کیا یہ کتاب کتبخانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتبخانوں میں نہیں پائی جاتی
(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا
(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے	اچھا میں آپکے سامنے تولتی ہوں
(۶) میرا خط تمھیں ملا؟	نہیں! مجھے تمھارا خط نہیں ملا
(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھیر گئے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمھارے پاس ٹھیریں گے
(۸) میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا	یہ آپ کی مہربانی ہے
(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائینگے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمھارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا
(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو
(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی	کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں رکھ دوں؟	
(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں
(۱۳) آج تمھیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِيُّ			اَلْاَجْوَفُ الْيَائِيُّ		
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ*	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ*
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا

* تمھیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمھیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲ - اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علّت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ۔
اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ +

۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیئے تھا
بیشک ہے تو خلافِ قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے :-

قاعدہ تعلیل نمبر(۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے : قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (= طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (= خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیئے: بَاعَ (= بَيَعَ) سے بِعْنَ۔

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمھیں یکساں نظر آئینگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَيَعْنَ ہونگے ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہونگے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہیئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کرلئے جاتے ہیں۔

۴ - قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان : قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہو گی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا،

خِیْفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِیْعَ، بِیْعَا الخ

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ الخ۔ یَخَافُ سے یُخَافُ، یُخَافَانِ، یُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِیْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ ÷

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَایِعٌ) ÷

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ) ÷

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصۂ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں ÷

۔ ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنا لو۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
۱۔ أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ [1]
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ [2]
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [3]
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [4]
۵۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [5]
۶۔ إِنْقَادَ	يَنْقَادُ	إِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	إِنْقِيَادٌ [6]
۷۔ إِقْتَادَ	يَقْتَادُ	إِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	إِقْتِيَادٌ [7]
۸۔ إِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	إِسْوَدَّ یا إِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	إِسْوِدَادٌ [8]
۹۔ إِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	إِسْوَادَّ یا إِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	إِسْوِيْدَادٌ [9]
۱۰۔ إِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيْرُ	إِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيْرٌ	مُسْتَدَارٌ	إِسْتِدَارَةٌ [10]

تنبیہ ۴۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

[1] پھرانا۔ انتظام کرنا [2] گول بنانا [3] کسی کے ساتھ چکر کھانا [4] گول ہونا [5] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [6] مطیع ہونا [7] مطیع ہونا [8] سیاہ ہونا [9] سیاہ ہونا [10] گول ہونا

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَۃٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَۃٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَۃٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَۃٌ +

تنبیہ ۶۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہونگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ[1] (۱۰ اَغْيَرَ)، اِسْتَخَارَ[2] (۱۰ اِسْتَخْيَرَ) +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵) +

اَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا	اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
اَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکنا طاقت رکھنا	بَاتَ (ض۔ی) رات گذارنا
اَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا	جَالَ (ن۔و) تگ و دو کرنا
اَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا یا درست کہنا یا کرنا	مَالَ (ض۔ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْہُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

[1] غیرت دلانا [2] بہتری چاہنا +

خَانَ (ن-و) خیانت کرنا	فَازَ (ن-و) [بِہٖ] حاصل کرلینا۔ کامیاب ہونا
شَاءَ (ف-ی) چاہنا	فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا
شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا	(۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
شَافَ (ن-و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پہ بولا جاتا ہے)	قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (۱) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
صَلُحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا	نَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا
صَانَ (ن-و) بچانا	نَاوَلَ (۳-و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
عَادَ (ن-و) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دُہرانا	نَامَ (س-و) سونا
	حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

اٰلَةٌ آلہ۔ ہتھیار	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
اُولُوا الْاَمْرِ (اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالت نصبی و جری میں)	حَسَنَةٌ نیکی
	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لئے
	اَلدَّارُ الْاُخِرَةُ دوسری دُنیا
بَقَاءٌ زندگی	ذُوْبَالٍ اہمیت والا

سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت	كِذْبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
عِرْضٌ آبرو	مُنْيَةٌ (ج مُنًى) آرزو
عُسْرٌ سختی۔ تنگی	مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	يُسْرٌ آسانی۔ فراغتی

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰی جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلٰی رُؤْيَتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْ وَاقْرَءْ وَرُدَّهٗ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ تُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ (۱۳) فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ[1] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهٖ اٰلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيْدُ أَنْ أُقِيْمَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[2] الْجَرِيْدَةِ

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو" [2] ایڈیٹر یا منیجر

(۲۲) إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ

نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيبُ! آمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَأَطِعْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهُ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ، وَدُمْ مَائِلًا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوزَ الْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ
وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيحَتِي * وَالنُّصْحُ أَوْلَى مَا يُبَاعُ وَيُوهَبُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ

۱ شریف ۲ بلندی ۳ اللہ دراز کرے ۴ سرد ۵ سلامتی ۶ نوجوان

لَا تَشْعُرُوْنَ (۸) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
(۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ (۱۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ
مِنْكُمْ (۱۳) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ
(۱۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْاَعْلٰى (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ÷

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کریگا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمھیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمھارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمھارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اِس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمھاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی +

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو

بَاعَ، دُرْتُ، جَاءَنِيْ، تَشِيْعُ، قُمْتُ، بِتْنَا، فَاسْتَخِرْ
دَوَّرَتْ، لَا اَقُوْلُ، اَعَادَتْ

... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِيْ حَيْدَرَابَاد + ... اِلَّا الْحَقَّ + مِنْ اَيْنَ .... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟ + اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ .... بِاللّٰهِ + ... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّيْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ + جَاءَنِي الْاُسْتَاذُ .... اِحْتِرَامًا لَهُ + ... سُؤَالَهَا لِاَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ + ... اَخِيْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ + ... اُخْتِي الدَّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِيْعًا + ... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ +

[1] لٹو۔ بھونرا +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،

(كَ) اسم ضمیر مجرور متّصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر

(اَلْاَبْيَض) اسم صفت، معرّف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق؛

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَانَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ النَّاقِص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو:۔

تَصْرِیْفُ الْفِعْلِ الْمَاضِیْ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
دَعَا (ن)	رَمٰی (ض)	سَرُوَ (ك)	لَقِیَ (س)	اِرْتَضٰی (٧)	اِلْتَقٰی (٧)
دَعَوَا	رَمَیَا	سَرُوَا	لَقِیَا	اِرْتَضَیَا	اِلْتَقَیَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِیَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِیَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	سَرُوْنَ	لَقِیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	اِلْتَقَیْنَ
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سَرُوْتَ	لَقِیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	اِلْتَقَیْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	اِلْتَقَیْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	اِلْتَقَیْتُمْ

۱ اس نے بلایا۔ ۲ اس نے پھینکا۔ ۳ وہ شریف ہوا۔ ۴ اس نے ملاقات کی۔ ۵ اس نے پسند کیا۔ ۶ آمنے سامنے ہوا۔

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :۔

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی اِتَّقٰی۔ مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاہُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے، سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں

تَصْرِيْفُ الْمُضَارِعِ الْمَعْرُوْفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ :- اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیّر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیّر کی اصلیت ٹھیک پہچانو ⁂

مضارع ناقص کے تغیرات

۴۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَیُ سے یَلْقٰی، یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں[1]
نَدْعُوْ، اَدْعُوْ، تَدْعُوْ۔ تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ۔ تَلْقٰی، اَلْقٰی، نَلْقٰی ÷

تنبیہ ۴۔ یَرْضٰی کی گردان یَلْقٰی کے جیسی ہوتی ہے ÷

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ تعلیل نمبر(۷) و نمبر(۹) = یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ ÷

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِیِیْ سے اِیْ بن گیا

[1] فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کی جاتی ہے ÷

ہے اور آیِ سے ای ہو گیا ہے : تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیِیْنَ اور تَلْتَقِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیْنَ ؛

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ

اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے ؛

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض-ی) آنا (اٰتٰی) دینا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا
اَجَابَ (ا-و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن-و) خالی ہونا گذر جانا [ـ اِلَیْہِ، بِہٖ مَعَہٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (ا-و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	
اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا	دَرٰی (ض-ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا-ی) دینا۔ عطا کرنا	دَعَا (ن-و) بلانا [ـ لَہٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [ـ عَلَیْہِ] بد دعا کرنا
بَقِیَ (س-ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	رَضِیَ (س-ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَکٰی (ض-ی) رونا (ا) رلانا	سَقٰی (ض-ی) پلانا
بَلَا (ن-و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا
بَنٰی (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	عَفَا (ن-و) مٹ جانا [ـ عَنْہُ] معاف کرنا
خَشِیَ (س-ی) ڈرنا	کَفٰی (ض-ی) کافی ہونا۔ بچا لینا

بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	طَهُوْرٌ بہت پاک
رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ	فَصٌّ (ج فُصُوْص) نگینہ
سَهْمٌ تیر۔ حصہ	قُنْبُلَةٌ (ج قَنَابِلُ) بم گولے
شَتّٰی متفرق۔ مختلف	مَزْرَعَةٌ (ج مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهِ الْمَاسُ[1] (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَى الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰى حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهٗ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَى الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَابِنْتُ مَا اَبْكَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى وَاِذَا [ناگہاں] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ (۸) مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] اَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟ (۱۰) كَفَانِيْ مَا [موصولہ ج] اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِيَ عَنْهُ (۱۶) اَتَانَا اَخُوْكَ فَاَتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِيْ كَمْ

[1] الماس = ہیرا

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (١٩) لَا اَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ لٰكِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ (٢٠) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (٢١) سُمِّيَتْ بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (٢٢) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِى الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شَاه جَهَانَ فِيْ دِهْلِيْ وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ محل فِيْ اَگره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(٢٣) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ٭ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ٭ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (٣) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (٤) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (٥) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (٦) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (٧) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (٨) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٩) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا [اَنْ لَا] تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (١٠) وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

فَقَدْ أُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؂ ؎

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بُلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بُلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہیگا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ؎

؂ اس جملے میں لفظ اَلْجَنَّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے ؎

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰی بَیْتِہٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ازقسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفۃ، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر ازقسمِ صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ ازقسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے، واو حذف کرکے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح، معرب۔

(اِلٰی) حرف جرّ، مبنی۔

(بَیْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ ازقسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف یٰ ہے

معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی ؛

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جار، (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جری میں ہے جار و مجرور مل کر متعلق فعل

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ	
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا	
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا	

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِلْقَ [3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

[1] تو بلا۔ [2] تو پھینک۔ [3] تو ملاقات کر۔

المُضَارِعُ المَنْصُوبُ مِنَ النَّاقِص			المُضَارِعُ المُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِص	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقَى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقَى	لَأَدْعُوَنَّ	لَأَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲۔ یَرْمِیْ سے مضارع مؤکد: لَیَرْمِیَنَّ، لَیَرْمِیَانِّ، لَیَرْمُنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَیَرْمِیْنَانِّ الخ

[1] وہ ہرگز نہیں بلائیگا، [2] وہ ہرگز نہیں پھینکیگا، [3] وہ ہرگز نہیں ملیگا، [4] وہ ضرور ہی بلائیگا، [5] وہ ضرور ہی ملیگا

اِسْمُ الْفَاعِل

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

رَمَی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ، مگر اَلْ لگایا جائے تو الدَّاعِیْ وغیرہ ہوگا[۱]

اِسْمُ الْمَفْعُوْل

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

رَمَی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِيَّانِ الخ اور لَقِيَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا

اِسْمُ الظَّرْف

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَيَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)
مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ }

رَمَی سے مَرْمًی اور لَقِيَ سے مَلْقًی ہوگا

اِسْمُ الْآلَة

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَيَانِ } مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ)
مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ }

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِيُّ (= مَدَاعِيْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا

اِسْمُ التَّفْضِيْل

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَيَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعٍ

دُعْوٰی یا دُعْيَا دُعْوَيَانِ دُعْوَيَاتٌ یا دُعًی

---

[۱] دیکھو سبق ۱۰-۹

الصَّرفُ الصَّغیر من النَّاقِص للثّلاثی المزید

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ ۱
۲۔ لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَةٌ ۲
۳۔ لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاةٌ یا لِقَاءٌ ۳
۴۔ تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ ۴
۵۔ تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ ۵
۶۔ اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ ۶
۷۔ اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ ۷
۸۔ اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ ۸
۱۰۔ اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ ۹

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸) اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اٍ ہوجاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تفاعُل) سے تَلَاقٍ + مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائیگا: اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دعا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ +

۱ ڈالنا + ۲ کسی کو کوئی چیز دے دینا + ۳ ملاقات کرنا + ۴ ملنا۔ سیکھ لینا + ۵ آمنے سامنے آنا + ۶ ختم ہوجانا + ۷ آمنے سامنے آنا + ۸ باز آنا + ۹ چت لیٹنا +

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اًی بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف[1]) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از اَلْقٰی)۔

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوْیٌ سے اِیٌّ ہو جاتا ہے جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول از رَمٰی)، مَرْضُوْیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِیْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰی سے تَلْقِیَةٌ، سَمّٰی سے تَسْمِیَةٌ۔

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُوْ

[1] نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع بھی۔

رَضِیَ یَرْضٰی اور سَرُوَ یَسْرُوُ۔ اور ناقص یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰی یَرْمِیْ، سَعٰی یَسْعٰی اور لَقِیَ یَلْقٰی ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ٣١

بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ بَغٰی (س) باغی ہونا	صَلّٰی (٢۔ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ] درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
اِبْتَغٰی (٧۔ی) چاہنا	قَضٰی (ض۔ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
اِنْبَغٰی (٦۔ی) مناسب ہونا۔ اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے	لَاقٰی (٣۔ی) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا
اِسْتَجَابَ (١٠۔و) قبول کرنا	مَسّٰی (٢۔ی) شام کی سلام کرنا یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
بَالٰی (٣۔ی) پروا کرنا	مَشٰی (ض۔ی) چلنا
بَلَّغَ (٢) پہنچا دینا	مَضّٰی (٢۔ی) گذارنا
تَحَابَّ (٥) باہم محبت رکھنا	نَادٰی (٣۔ی) پکارنا۔ منادی کرنا
تَمَنّٰی (٤۔ی) آرزو کرنا	نَهٰی (ف۔ی) روکنا۔ منع کرنا (٧) رک جانا
سَعٰی (ف۔ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا	هَدٰی (ض۔ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک راستہ بتلانا (٧) ہدایت قبول کرنا۔ ٹھیک راہ پر چلنا (١) ہدیہ دینا (٥) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا
صَبَّحَ (٢) صبح کی سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا	

اَبْلَقُ چِتلا	غَالٍ مہنگا
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	غَايَةٌ انتہا
بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا خرید و فروخت	غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بہکنا۔ گمراہی
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
جَبْهَةٌ پیشانی	مِيلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا	هَلَّا کیوں نہیں؟
عَسٰى غالباً۔ امید ہے	

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّيْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهُ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ

[1] يُصَلِّيْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

(٧) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(٨) يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا تَحَابُّوا	نَعَمْ أُرِيدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ
(٩) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ	نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُورِ لِأَنِّي مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ
(١٠) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ
(١١) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِئَةٍ وَعِشْرِينَ رُبِّيَّةً
(١٢) رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اِشْتَرِ لِي مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(١٣) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي حِصَانًا أَبْلَقَ إِنِّي أُحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي غُرَّتِهِ بَيَاضٌ	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِي
(١٤) كَمْ تَعَلَّمَ الْإِنْكِلِيزِيَّ وَايْشْ تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُونَ دُكْتُورًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ "مَا[1] كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ"	نعم سمعتُ، لٰكِنْ كُنْتُ بِقَانِطٍ ولا أُبَالِي بِهِ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۱۶) أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	امين، أُدْعُ لِي يَا شَيْخُ دَائِمًا فِي أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوصَةِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً
(۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا
آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا
بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
(۸) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا
أَلْقٰهَا فَإِذَا[2] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ [2] یہاں اذا کے معنی ہیں "ناگہاں"

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
(۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
(۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ[1] [حِسَابِىْ] (۱۵) يَا
اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

اشعار

يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ　　هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا[2] التَّعْلِيْمُ
اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا　　فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمٌ
فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى　　بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابوالاسود الدُّؤَلی۔ المتوفی سنہ ۶۵ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ

[1] اس کے آخر کی ھ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + [2] ذا اسم اشارہ ہے "وہ" +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَعٰى

- لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوٰى (= رَوَىَ - روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ✤

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰى (= وَقَىَ - بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ✤

- لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰى کی گردان رَمٰى کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰى کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
وِقَايَةٌ	مَوْقِيٌّ	وَاقٍ	قِ (= اِوْقِ)	يَقِي (= يَوْقِيُ)	وَقٰى

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِ تھا۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالتِ جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی ؛

امر کی پوری گردان اس طرح ہو گی : قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ

بابِ اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی گردان اِتَّقٰی (=اِوْتَقی)، یَتَّقِیْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا) ؛

تنبیہ ۲۔ اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقی تھا۔ حسبِ قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسبِ قاعدۂ تعلیل (۱) الف سے بدل گیا ؛

۳۔ فعل رَءٰی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہو گی۔ مگر مضارع اور امر سے ھمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہو گی :۔

يَرٰى ، يَرَيَانِ ، يَرَوْنَ ، تَرٰى ، تَرَيَانِ ، يَرَيْنَ ، تَرٰى
تَرَيَانِ ، تَرَوْنَ ، تَرَيْنَ ، تَرَيَانِ ، تَرَيْنَ ، اَرٰى ، نَرٰى ؛

تنبیہ ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لئے کبھی یا تُرٰی بھی بولتے ہیں ؛

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی :

رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيَا رَيْنَ

تنبیہ ۴۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع بہ کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے ؛

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْءِيٌّ مثل مَرْمِيٌّ کے ؛

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں همزه گرا دیا جاتا ہے :-

اَرٰی يُرِيْ اَرِ مُرِيٌّ مُرَاءٌ اِرَاءَةٌ[1]

[1] دکھانا۔ بتلانا ؛

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹاکر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بناکر اجوف (مُرِيْدٌ۔ مُفِيْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنائے گئے ہیں ؞

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے ؞

(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:۔

باب فَاعَلَ سے رَاءٰى، يُرَاءِيْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءً، رِيَاءٌ[1]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَأٰى، يَرْتَئِيْ، اِرْتَأْ، مُرْتَئٍ، مُرْتَأًى، اِرْتِيَاءٌ[2]

۴۔ رَوِيَ يَرْوٰى (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوٰى (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوٰى (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِيَ يَلْقٰى) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفۃ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيٌّ (سیراب) قَوِيٌّ (مضبوط) سَوِيٌّ (برابر) ؞

۵۔ حَيِيَ (دراصل حَيِوَ (زندہ ہونا)، مضارع يَحْيٰى، اسم صفۃ حَيٌّ (زندہ) ؞

---

[1] محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا ؞ [2] غور کرنا۔ شک کرنا ؞

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)÷

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّۃٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجا لانا)÷

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)÷

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ÷

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (۱-ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن-و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ-۷-و) راحت پانا	مَاتَ (ن-و) مرنا (۱) مار ڈالنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ-ح-ی) قریب ہونا۔ متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	
سَھَا (ن-و) بھولنا۔ غفلت کرنا سَاہٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	

إِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	فُسُوْقٌ، سَبٌّ۔ شَتْمٌ گالی گلوچ
أُسْبُوْعٌ (ج أَسَابِيْعُ) ہفتہ۔ سات دن	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
أُسْرَةٌ خاندان۔ کنبہ۔ گھر والے	قَفَا (ج أَقْفِيَةٌ) پیٹھ
اَلْاِنٰی (ج اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر	قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔ سبب	كِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ۔ مَكْتُوْبٌ خط
حَزِيْنٌ غمگین	لَاسِيَّمَا خصوصاً
حَيْثُ جبکہ	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
حَنُوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَيْرٌ رفتار	وَقُوْدٌ ایندھن
غُصَّةٌ (ج غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ	وَيْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
غِنًی تونگری۔ بے نیازی	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِ خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ قَفَاكَ [دیکھو درس] كَيْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ (۳) هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكَذِبِ وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ

(۶) كَانَ وَلِيُّ هٰرُوْنَ الرَّشِيدُ عَبْدًا حَبْشِيًّا عَلٰى مِصْرَ
(۷) لَمْ أَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَالِي[1] أَرَاكَ حَزِيْنًا؟
(۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِي أَتَيْتُ إِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا تَرٰى فِي هٰذِهِ
الْمَسْئَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) أَرٰى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ
(۱۲) أَرِنِي كِتَابَكَ (۱۳) أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ
فَإِنَّهُ يَرَاكَ [اَلْحَدِيْثُ] (۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ
يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵) أَتَرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْأَةَ]
طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِيْ إِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا
هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
عَنِ الْأَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ

أَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْغِنٰى ✤ وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِّنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوْبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ ✤ تَرٰى[2] مَا[3] لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا

---

[1] مَالِي کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کے لئے ہے ✤ [2] [3] مَا موصولہ ہے، یعنی جو چیز

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِيْ وَاُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منھ بچاؤ تاکہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوج سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمھیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو ÷

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلَى وَلَدٍ ؛))

وَلَدِي الْعَزِيزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ـ مَالَكَ يَا بُنَيَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ ؛ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ ـ اَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ ؟

كَيْفَ نُبْدِي عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا ؛ لَاسِيَّمَا

---

[1] اصل میں یَا وَلَدِيَ الْعَزِيْزَ ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاسکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے ÷

حَالَ اُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى اُسَرِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلُوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ۔

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ۔

نَدْعُوْلَكَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامُ

وَالِدُكَ

خالد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بَقِيَّةُ اَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے ÷

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارھواں اور بارھواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ا۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے +

کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں - اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلَى گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِیٌّ ہیئت۔ فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (ج غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا	(ج غُرَفٌ) کمرہ۔ بالاخانہ
اَرِیْکَةٌ (ج اَرَائِكُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی۔ امیرانہ
جَوَادٌ (ج جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار۔ سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِخْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَیُّهَا النَّجَّارُ ذٰلِكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِیْکَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی[1] لَا یَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ یَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰی[1] تَسْبِقَ الْجِیَادَ (۷) اِجْلَوْلَیْنَا بِلَادًا وَقُرًی کَثِیْرَةً لِنَلْتَقِیَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَیْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِیْ زِیِّ الْاَغْنِیَاءِ فَاَلْفَیْنَاهُ[2] مُخْلِصًا، غَیْرَ مُرَاءٍ، حَرِیْصًا عَلٰی اِحْیَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ ❖

[1] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴) ❖
[2] اَلْفٰی (اِ ی) پانا ❖

((كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ))

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ـ وَصَلَنِي يَا أَبِي الْعَطُوفَ[1] كِتَابُكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[2] الْغِلَافِ[3] مَصْدَرَهُ[4] الشَّرِيفَ، فَقَبَّلْتُهُ[5] إِكْرَامًا ثُمَّ نَفَضْتُهُ[6] مُشْتَاقًا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[7] وَإِذَا[8] بِهِ يَرْمِينِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِي[9] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ[10] وَلَاسِيَّمَا الْأُمِّ الْحَنُونَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى أَمْطَرَتْ[11] عَيْنَايَ دُمُوعَ[12] النَّدَمِ وَأَنْضَدْتُ اللَّوْمَ نَفْسِي، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ

فَإِنَّ لِي عُذْرًا   وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولُ

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[13] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلَى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِي مَرِيضًا، فَرُفَقَائِي سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي[14] أَذْرِفُ[15] مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[16] عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِي[17]، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الْاِمْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ ـ أَرْجُو مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي[18] بِدُعَائِكُمْ ـ أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا

لِابْنِكُمَا الْمُطِيعِ +   مُحَمَّد رَفِيع

۱ بڑا مہربان + ۲ پتہ + ۳ لفافہ + ۴ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے + ۵ میں نے اس کو بوسہ دیا + ۶ نَفَضَ (ن) کھولنا۔ توڑنا + ۷ خوش کرنے والی + ۸ یہاں اِذَا مفاجاۃ کا ہے یعنی یکایک + ۹ نَبَّہَ آگاہ کرنا + ۱۰ لاحق ہوا + ۱۱ برسایا + ۱۲ دَمْعٌ = آنسو + ۱۳ کَدَّرَ = میلا کرنا + ۱۴ پیچھے ڈال دیا + ۱۵ ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا + ۱۶ تَفَرَّغَ = سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہونا + ۱۷ جو کچھ فوت ہو گیا + ۱۸ شَمِلَ (س) شامل کر لینا +

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے باب تَفَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-

دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِيْ، لَقُوْا، مَدْعَيٌّ، مِدْعَاءٌ، مَرَامِيْ، مُرَامِيٌّ، اَدْعٰى، اَلْقٰى، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰى، دَاعُوْنَ، اَرِ، اَرِيْ، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحْيِيْ، اِسْتَحْيِيْ، يَحْيٰى، تَحِيَّةٌ

(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱- فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِیّت کہلاتی ہیں ÷

۲- خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجّہ بہت کم جاتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے ÷

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا) ÷

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۲) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنٰی ہیں ÷

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں اَحَسِبَ، نَعِمَ (تر و تازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سُوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳- ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:-

تنبیہ ۱- ذیل میں لفظ مَاخذ بہت جگہ آئیگا- اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے:- عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بابُ اَفْعَلَ

امثلہ	خاصیات
ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)	۱- تَعْدِیَہ = لازم کو متعدی بنانا
اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق	۲- بُلوغ = ماخذ میں آیا یا ماخذ میں پہنچا
اَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت	۳- وِجْدَان = ماخذ سے متصف پانا
اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر	۴- صَیرورت = صاحب ماخذ ہونا
اَكْفَرْتُهٗ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر	۵- نِسْبَةٌ اِلَى الْمَاْخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا
اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)	۶- اِبتدا = نئے معنی کے لئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں

(۲) بابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعْدِیَه	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمُق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوْر = کلی، شگوفہ
۴۔ نِسْبَة اِلَی الْمَاخَذ	فَسَّقْتُهٗ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	کَلَّمْتُهٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ کَلْم = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِیْل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَهُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ = عیسائی
۷۔ تَکْثِیْر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

(۳) بابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکَت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ۔ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُهٗ بمعنی اَبْعَدْتُهٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

۱؎ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

امثلہ	خاصیات
ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)	۴۔ مُوافقتِ فَعَّلَ

(۴) بابُ تفاعُل

امثلہ	خاصیات
تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)	۱۔ مُشارکت ※
تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)	۲۔ تخییل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو۔
نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)	۳۔ مُطاوعتِ[1] فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے۔
تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ۔ اونٹ کا بیٹھنا	۴۔ اِبتدا

(۵) بابُ تفعُّل

امثلہ	خاصیات
تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)	۱۔ تکلّف[2] = کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا
تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ = گناہ	۲۔ تجنُّب = ماخذ سے بچنا
تَبَنَّيْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبن = بیٹا	۳۔ اِتّخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنالینا
تَنَصَّرَ يَهُوْدِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانیٌّ	۴۔ تحوّل = کسی چیز کا عینِ ماخذ یا مثلِ ماخذ بننا

※ باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

[1] مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ [2] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

خاصیات	امثلہ
۵۔ صیرورت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ ابتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ۔ زخمی کرنا
(۶) بابُ اِنْفَعَلَ	
۱۔ لُزوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطاوعتِ فَعَلَ	کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ۔ جدا ہونا
(۷) بابُ اِفْتَعَلَ	
۱۔ اِتّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ جُحْرٌ۔ بِل
۲۔ مُطاوعتِ فَعَلَ	حَمَلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)
(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ	
۱۔ لُزُوم ۔ یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور	
۲۔ لَوْن ۔ لَوْن یعنی رنگ کے	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سُرخ ہونا)
۳۔ عَیب ۔ معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

خاصیات	امثلہ
(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ	
۱۔ اتّخاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
(۱۱) باب اِفْعَوْعَلَ	
۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالغہ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
(۱۲) باب اِفْعَوَّلَ	
۱۔ لُزوم: اکثر لازم ہوتا ہے ۲۔ مُبالغہ: معنی میں مبالغہ ہوتا ہے ۳۔ ابتدا: اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
اَبْوَابِ رُبَاعی مُجَرَّد وَ مَزِیْد فِیْہ	
(۱) بابُ فَعْلَلَ	
۱۔ قصر	حَمْدَلَ (الحمد للہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)

امثلہ	خاصیات
بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اسے بُرقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = بُرقع	۲۔ اِلْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا
قَنْطَرَ (پُل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ	۳۔ اِتِّخَاذ
(۲) بَابُ تَفَعْلَلَ	
تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق = بے دین	۱۔ تَحَوُّل
دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)	۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ
تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے بُرقع پہنا)	۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا
(۳) بَابُ اِفْعَلَلَّ	
اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً [۱] تَشْرَئِبُّ كَالظَّبْيِ [۲]	۱۔ اِبْتِدا ۲۔ مُبَالَغہ
(۴) بَابُ اِفْعَنْلَلَ	
اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)	۱۔ مُبَالَغہ
اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)	۲۔ اِبْتِدا

[۱] جَارِيَةٌ لونڈی۔ لڑکی ۔ [۲] ظَبْيٌ ہرن ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر۔ نہیں
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری
أَسَفٌ افسوس
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا
أَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا
تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا
ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ بُرا
شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا
صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری
صَنَمٌ بُت
عَابِدٌ (ج عبدة) پُوجنے والا

عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یُورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہلِ مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچّہ
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (ج أَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پُوجا جائے
هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا، إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبِّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً وَحَمِّدُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوا وَلَا تُفَسِّقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيكَا وَأُرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸-۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَیْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں +

۲۔ افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلّق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَیْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی +

تنبیہ ا۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں ۔

۴ - فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں : کانَ خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا) ۔

۵ - یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملۂ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے ۔

۶ - جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں ۔

۷ - اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخوات (بہنیں) یعنی اَنَّ ، کَاَنَّ ، لَیْتَ ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں ۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع ۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو :-

جملۂ اسمیّہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَیْنِ	اِنَّ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَانِ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصۂ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے ، حصۂ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا ۔

اِنَّ داخل ہوتا ہے	کَانَ داخل ہوتا ہے	جملۂ اسمیہ
اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ
اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں :۔

کَانَ (تھا۔ ہُوا۔ ہے)، صَارَ (ہُوا)، اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَمْسٰی (شام کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہُوا۔ ہُوا)، ظَلَّ (دن میں ہُوا۔ ہُوا)، بَاتَ (رات میں ہُوا۔ ہُوا)، دَامَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَازَالَ (ہمیشہ ہُوا۔ رہا)، مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، مَافَتِئَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)، مَادَامَ (جب تک رہا)، لَيْسَ (نہیں ہے) ؎

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) ؎

۹۔ مَادَامَ[1] اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے ؎

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اس طرح ہوگی :۔ لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا،

[1] مَادَامَ سے مضارع بنا لیتے ہیں ؎

لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا ۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے ۔

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہوں، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَكَّ یَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہونگی ۔

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں :-

(۱) کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفة سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے : کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید علم کی صفة سے متصف تھا ۔

تنبیہ ۳۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی : کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسینِ کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جَہْل کی صفة عِلْم سے مُبدّل ہو گئی ÷

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دِن، رات): اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا)، اَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا)

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لیے جاتے ہیں: اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح اَضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں ÷

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) ÷

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِیًّا (زاہد ہمیشہ سمجھدار رہا) ÷

ان چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ اِن چاروں فعلوں کے معنوں میں "قائم رہنے" کی نفی ہے۔ اِس لئے اِس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہیں، زَالَ کے معنی ہیں "زائل ہوا" یعنی "قائم نہ رہا" تو مَازَالَ کے معنی ہوگئے "زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا"۔ اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ ؛

(۶) مادام میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے؛ قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) ؛

تنبیہ ۳۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے) ؛

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے؛ لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے) ؛

تنبیہ ۴۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں، لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸) ؛

تنبیہ ۵۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِيرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ اَبر	مِصْبَاحٌ (ج مَصَابِيْحُ) چراغ
قَصِيْرٌ (ج قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ (ج اَمْطَارٌ) بارش
قَمِيْصٌ (قُمْصَانٌ) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
كَثِيْفٌ گھنا	نَشِيْطٌ خوش دل۔ چست
مُتَأَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سُلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۵۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں تبلایا گیا ہے ؁

(۱) اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا
(۲) اَلْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ	صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ كَثِيْفٌ	اَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِيْدٌ	اَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيْدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِيْرٌ	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بَاتَ الْمِصْبَاحُ مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ ؟	نَعَم! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا

(۹) هَلِ البَابُ مفتوحٌ — لَيْسَ البابُ مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عرجاءُ — لَيْسَتِ الشاةُ عرجاءَ
(۱۱) اَلوَلَدُ صَالِحٌ — مَازَالَ الوَلَدُ صالِحًا
(۱۲) اَلوَلَدانِ صَالِحَانِ — مَازَالَ الوَلَدانِ صالِحَيْنِ
(۱۳) اَلاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ — مَازَالَ الاَوْلَادُ صالِحِيْنَ یا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ — مَازَالَتِ البِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ — لَاتَزَالُ البَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۶۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ — مَافَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟ — انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِیْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِیْ — لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ — لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو:

(۱) كَانَ الْوَلَدُ ..... (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ .....
(۲) صَارَ الْجَوُّ ..... (۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ .....

(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ	(۱۱) لَيْسَ الْقَمِيْصُ .....
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ	(۱۲) إِنَّا أَقُوْمُ مَادَامَ .. ..
(۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	(۱۳) أَلَيْسَ ... صَادِقًا
(۸) أَمْسَى الْمَطَرُ ...	(۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ .....
(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ .	(۱۵) أَلَيْسَتِ ... مُهَذَّبَاتٍ
(۱۰) سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ	(۱۶) ....مَادَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹ ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو!

(۱) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

(۲) قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[1] کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اِس کے

[1] "بعض اوقات" کے معنی ہیں +

رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔
(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیرہن لمبا ہو گیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذّب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہونگی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہونگا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ[۱۴] الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامّہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

اِن کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے ۲ دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں، عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّۃَ (خلیل مکّہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِهٖ (زید اپنے دین سے

پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا) - اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی) +

۲ - کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے - اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا" : کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے - اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ تامّہ کہلائیگا +

۳ - اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہو جاتے ہیں جبکہ ان کے معنی ہونگے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا" - "شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا" : اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے) - اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا) +

۴ - دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہو جاتا ہے، دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے) +

۵ یاد رکھو دعا میں یا بد دعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ماء نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے) - لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو) - طَالَ عُمْرُہٗ (اس کی عمر دراز ہو) - لَا بَارَكَ

اللہ فِیْکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بد دعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تمھیں بخش دے) +

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا[1] +

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ۔ کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا) +

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۳-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَكُ، لَاتَکُنْ سے لَاتَكُ، لَمْ اَکُنْ سے لَمْ اَكُ ہو جاتا ہے: لَمْ اَكُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائیگا +

۸۔ اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمھیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)

[1] چھوٹا ہو یا بڑا +

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شِبْہِ جملہ یعنی جارّ و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [۱]	کَانَ خَالِدٌ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [۲]	اِنَّ خَالِدًا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ [۳]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ [۴]	کَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ [۵]	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُہٗ شَدِیْدٌ
اَلْھِرَّۃُ فِی الْبَیْتِ	کَانَتِ الْھِرَّۃُ فِی الْبَیْتِ	اِنَّ الْھِرَّۃَ فِی الْبَیْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	کَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القراٰن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لَوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جارّ و مجرور

---

[۱] خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [۲] خالد قرآن پڑھتا تھا۔ [۳] بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ [۴] موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ [۵] موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے ؛

تنبیہ ۱۔ اعراب محلّی اور تقدیری

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محلّ و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذا" کو محلًّا مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هٰذا میں "هٰذا" مفعول ہے اس لئے اسے محلًّا منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذا" حرف جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلًّا مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصۂ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنِي ہوتا ہے ؛

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر حالت رفعی و جرّی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کر لیا جائے، ہے تو وہ بھی محلّی، مگر کتب صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں ۔

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرف تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(اَلْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالت رفعی میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مُتَأَلِّمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ـِـ یْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا ۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِیْدٌ (لفظی معنی: ہُوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِیْدٌ) جملۂ اسمیہ ہوکر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ هُ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہینگے۔

(شَدِیْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰہِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلّم مَازَال سے۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنِي ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلًّا مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع، محلًّا مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلًّا مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰہِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلًّا منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

—— ॥٠:٠॥ ——

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیت کرنا	عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کرلینا۔ اصلاح کرلینا	حَقَّقَ (۲- اس کا مصدر تَحْقِيْقٌ ہے) ثابت کر دکھانا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا	
ثَابَرَ (۳) درپے ہوجانا۔ لگاتار کوشش کرنا	هَدَّدَ (۲- اس کا مصدر تَهْدِيْدٌ ہے) ڈرانا۔ دھمکانا
جَادَ (ن۔و) سخاوت کرنا	

اَلْاَلْمَانُ جرمنی	زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول
اِدِيْسُوْنَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد	سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
اَمَلٌ (ج آمَالٌ) اُمید	سَوَاءٌ برابر
اَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح ؟	طَائِفَةٌ گروہ
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَائِرٌ پرندہ
بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار	طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا)
اَلْحَاكِيْ نقال۔ آج کل فونوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
	طِيْنٌ کیچڑ

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فتی)	مِرْيَةٌ شک
(۴)	مُسْتَحِيلٌ مشکل۔ محال
فُضُولٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَرِيحٌ باآرام
لَدَى پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيطُ بڑا سمندر	نَجَاحٌ کامیابی
اَلْمُحِيطُ الْاَطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيحًا وَاَضْحٰى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

اُنْفُكَ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) اُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) اِنِّىْ لَا اُبَالِىْ بِالتَّهْدِيْدِ مَا دُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَا بَرِحَ اِدِيْسُوْنَ الْاَمْرِيْكِىُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِىْ [الْفُوْنُوْغْرَاف] الَّذِىْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهُ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ يَجْلِسْ اَبُوْكَ (۲۰) اللّٰهُ فِىْ عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ (۲۱) اِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً + بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً + حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيْلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِنْهُ، اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۵) وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) اَوْصَانِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ

سلہ، سلہ، سلہ اور ۵ میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے، سلہ "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

[اَلْقٰی قَمِیصَ یُوسُفَ] عَلٰی وَجْهِهٖ [عَلٰی وَجْهِ یعقوبَ]
فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه]
وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ [تامّه]
السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ ؞

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے
اَخَوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا
شِبْهِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں ؞

کَانَ النَّاسُ یَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّیَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِیْلٌ
وَصَارُوْا یَسْخَرُوْنَ مِنْ کُلِّ مَنْ یَظَلُّ یَعْمَلُ لِتَحْقِیْقِهٖ لِاَنَّهُمْ
یَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ یَزَالَ عَلٰی حَالَتِهِ
الَّتِیْ خُلِقَ عَلَیْهَا مَا دَامَ لَمْ یُخْلَقْ کَالطَّائِرِ، وَلٰکِنَّ الْمُخْتَرِعِیْنَ
اٰمَالُهُمْ بَعِیْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰی تَمَّ نَجَاحُ الطَّیَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ
الطَّیَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ
اَنْ یَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِیْطَ الْاَطْلَنْطِیَّ مِنْ اَمْرِیْکَا اِلٰی اُوْرُبَّا
بِلَا خَوْفٍ کَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سلیمانَ
وَاَصْبَحَ حُکَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُکَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٍ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ　　(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔

(۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُستتر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو۔

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے ÷

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدّم بھی کر سکتے ہیں، عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں ÷

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا یُوْشِكُ ہے۔ اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کر لو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے ÷

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا) ÷

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَشْفِیَكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعل مقاربہ،
(اللہ) فعل مقاربہ کا اسم،
(اَنْ) حرف ناصب مضارع،
(یَشْفِیَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے،
اس میں ضمیر (ھُوَ) مُستتر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے
اور وہی اس کا فاعل ہے،
(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول
ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،
فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ
ہوکر خبر ہے عَسٰی کی محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر
سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ
تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخّر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و-ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا

أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
أَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا	دُوْنَ بغیر۔ سوا
أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	مَرْكُوْبٌ سواری
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا	سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑدوڑ
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا	
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا	شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	عَادِيٌّ معمولی
جَرَى (ض ی) جاری ہونا۔ دوڑنا	غَزَالٌ ہرن
خَصَفَ (ض) لپٹانا	فَرَجٌ کشادگی
طَارَ (ی ض) اُڑنا	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
فَاقَ (و ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسول خدا قیامت کے روز اللہ تعالے سے شفاعت کی التماس کرینگے
فَقِهَ (س) سمجھنا	
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	
لَامَ (و ن) ملامت کرنا	
وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا	هَوْنٌ وقار۔ نرمی
أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو	وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۱۴۶

(۱) كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذَتْ أَلُوْمُ نَفْسِيْ (۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارٌ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ ✦ يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

(۱۳) إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ ✦ إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۶) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللهُ اَنْ يَّاتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ⁂

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو :-

كان لى حصان عربىّ جميل المنظر سمّيناه بالغزال لانّه كان سريع السّير، حتّى كاد ان يسبق السّيّارات، وكان لايزال يسبق الخيل فى السّباق[1]، وفاز بكثير من الانعامات، حتّى صرت غنيّا بسببه۔

يومًا رأيتهٗ قد اصبح مريضا واوشك ان يموت، فظلّ قلبى متألّما، وبادرت الى علاجه وانفقت عليه الف ربّية ليعود الى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان اوّلا، وما انفكّت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق اهلا للمسابقة، لكنّه ما برح يجرى جريا[2] عاديّا۔ فلم ازل استعمله للرّكوب مادام شابّا قويّا۔

[1] گھڑ دوڑ۔ [2] معمولی چال۔

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليسرّ الولد ويمشي به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض۔ وكان يفهم القول والاشارة كالانسان ويفعل مايقال له، فكانّ ذلك الحيوانَ كان يجيبنا بغير اللّسان۔ وفي السّنة الماضية مرض ومات فتأسّفنا كثيرا۔ وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله الى الأن ؛

اشعار

انّ الغزال حصاننا　　قد كان كالانسان
هو كان يفهم قولنا　　ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه　　فيسرّ كالفرحان
يمشي ويصهل فرحة　　يجري بالاطمئنان

الدَّرسُ الأَربَعُون

(١) أَفعَالُ المَدحِ وَالذَّمِّ

١۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللّام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے :
نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مِل کر خبر مقدّم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْءٌ) آتا ہے۔ نِعِمَّا هِیَ (دراصل نِعْمَ مَا هِیَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے : نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخّر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں :
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ = ایّوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ [اللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +

نِعْمَ کا مؤنّث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتْ

اَلْاِبْنَۃُ فَاطِمَۃُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَۃُ غَادِرَۃٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے) ؎

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ؎

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتّفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے) ؎

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا ما بعد مقصود بالمدح ہے ؎

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے ؎

(۲) صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجّب کے ۲ دو صیغے

۱۔ مَا اَفْعَلَہٗ اور اَفْعِلْ بِہٖ یہ دونوں وزن تعجّب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجّب کے ۲ دو صیغے) کہتے ہیں: مَا اَحْسَنَہٗ یا اَحْسِنْ بِہٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اِسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکّر، مؤنّث،

واحد، تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَیْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا کے لفظی معنی ہونگے "کس چیز نے حَسِیْن (صاحبِ حُسْن) بنایا رشید کو" گویا تعجّب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پُوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حَسِیْن ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ کے لفظی معنی ہونگے "رشید کو حَسِین سمجھ" یعنی رشید اتنا حَسِین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسْن کا اعتراف کرے۔ اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ۔ نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی۔

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اور مستقبل کے لئے یَکُوْنُ بڑھا کر

بولتے ہیں: مَاكَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

ـ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پر أَشَدَّ یا أَشْدِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، أَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الِابْنَةِ (لڑکی کا رُخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ـ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:ـ

(۱) مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:ـ

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے، (أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلّاً مرفوع،
(رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب
فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلّاً مرفوع،
مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(اَحْسِنْ) فعل امر، تعجّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلّاً مرفوع،
(بِ) حرف جارّ ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
منصوب المحل ہے،
فعل تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودہویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْكٌ شریک کرنا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْیَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سُرخی
خِيَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا

عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَیِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِیْرٌ دوست۔ رشتہ دار	مُشْرِکٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اُونٹنی کا نام ہے	مَوْلٰی آقا
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوًی محبّت، عشق، خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِیْءٌ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاَهٗ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهٗ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهٗ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَاحَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهٗ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قُصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ

الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ وَمَا أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظِمْ بِعِلْمِهِ وَأَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُونُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِي هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا الْمِحْبَرَةِ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَا رَأَيْتُ

(۱۹) أَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى ❊ وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۲) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۵) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ❊

مشق　　اُردو سے عربی　　نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نِکمّا ہے اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے ۔

مشق نمبر ۱۵ (كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ)

سَيِّدِى الْوَالِدَ الْاَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه ـ بعد اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّى الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ ـ وَحَيْثُ اِنِّىْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَادَرْتُ بِهِ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ـ

اَوَّلًا ، اِنِّىْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ[4] مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِهَا فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَقِسْمَهٗ وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ

ثَانِيًا ، اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اِنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

---

[1] عرصہ دراز سے ۔ [2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا ۔ [3] مُنٰی آرزو ۔ [4] طاقت ۔

وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الِامْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ أَنِّي صِرْتُ الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔

يَا أَبِي الْمُحْتَرَم! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الِامْتِحَانِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِينَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِي تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الِامْتِحَانُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَعْنِي[2] قَبْلَ أَمْسِ، وَأَمْسِ وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ۔ ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ[3] وَنَتِيجَةِ امْتِحَانِهِ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِي وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ أَنِّي كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي فَصْلِي۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِي[5] الْوُجُوهُ وَشَخَصَتْ[6] إِلَيَّ الْأَبْصَارُ وَرَمَقَنِي[7] الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ "أَكْرِمْ بِتِلْمِيذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيذُ أَنْتَ وَمَا أَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ يَا بُنَيَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ۔

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيتُ كَأَنِّي مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَشَرَعَ

[1] جاری کرنا ✦ [2] عَنَى يَعْنِي قصد کرنا۔ مُراد لینا ✦ [3] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں ✦ [4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (۷) صف باندھنا ✦ [5] طرف ✦ [6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا ✦ [7] کن انکھیوں سے دیکھنا ✦

قَلْبِي يَرْقُصُ رَكَدْتَ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[1] الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوطِ[2] فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنَّكَ عَوَّدْتَنِي[3] عَلَى أَدَاءِ شُكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[4] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللهَ كَثِيرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ[5] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ۔ ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ إِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوبَ لِيَزِيدَ انْبِسَاطُكُمْ[6] جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ۔

هٰذَا[*]۔ وَأُهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا[7] بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[8] أَجْمَعِينَ۔

أَطَالَ اللهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيعُ

مُحَمَّد رَفِيع

---

[1] جُرْح زخم ٭ [2] گرجانا۔ فیل ہوجانا ٭ [3] عَوَّدَ عادت ڈالنا ٭ [4] صاحبِ جلال ہونا ٭ [5] خوب عطا کرنا ٭ [6] اِنْبِسَاطٌ (۶) خوشی ٭ [7] حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا ٭ [8] دیکھنا۔ ملاقات کرنا ٭ [*] یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ ... ...

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعال ناقصہ و تامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخَوات کیا ہیں؟

(۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخَوات کا استعمال ہوا ہو ؛

(۷) 〃 〃 〃 〃 اِنَّ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

(۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتّب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے ؛

(۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعال مدح و ذمّ سے دس جملے مرتّب کرو ؛

(۱۳) اِن جملوں کی تحلیل کرو :-
قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيْقًا[1] - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ[2] - كَادَ الْأَعْدَاءُ[3] يُوَلُّوْنَ أَدْبَارَهُمْ - نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةٌ[4] - عَسَى[5] أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ - دُمْتُمْ[6] سَالِمِيْنَ - مَا بَرِحْنَا[7] نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ مَا أَجْمَلَ[8] وَجْنَتَيْهِ - أَخَذَ[9] الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ - نِعْمَ[10] الْعَبْدُ - أَعْظِمْ[11] بِعِلْمِ عَلِيٍّ ؓ ⁜

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-
تنبیہ　جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں اُن کے معنی حاشئے پر لکھ دئے ہیں ⁜

كان لاسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان جميلا وما اجمله - فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف[1] فاصبح مريضا بالزكام والحمى واوشك ان يموت - فظل الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخص[2]، ثم التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالى - انما مسه البرد، سيبرئ[3] بحول الله تعالى الى الغد - ثم اعطى دواء واشرب[4] المريض شربة واحدة بيده وذهب

---
[1] لحاف رضائی ⁜ [2] تشخیص کیا ⁜ [3] بَرِئَ (س) تندرست ہو جانا ⁜ [4] پلایا ⁜

فاضحى الصّبى بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم، ففرحا وفرح جميع اهل الاسرة، حتّٰى كادوا يطيرون فرحا ويرقصون سرورا۔ ثم اعطوه الدواء كما هداهم الطبيب۔ حتّٰى انّه بفضل الله امسى الصّبىّ صحيحا۔

فحمدوا الله حمدا كثيرا وتصدّقوا اموالا كثيرة فى سبيل الله الذى يشفى المرضٰى +

الدَّرْسُ الحَادِي وَالأَرْبَعُونَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ، اَنْتُمْ۔ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ ÷

تنبیہ ۱۔ متکلم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ ÷

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو ÷

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَہ اور مُتَّصِلَہ ÷

(۱) منفصلہ تلفّظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور اِيَّايَ، اِيَّاكَ، اِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۲۱) ÷

(۲) ضمائر متّصلہ کا تلفّظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا میں ي اور نَا

کَتَبْتُ، کَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ لِيْ، لَنَا میں يِ اور نَا ✦

۳ - ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محلِّ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں ✦

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متّصل ہوا کرتی ہیں ✦

۴ - اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متّصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں : کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا الخ (دیکھو درس ۱۴-۴) اور یَفْتَحُ، یَفْتَحَانِ، یَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵-۲) ✦

(۲) ضمیر مرفوع مُنفصل : هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶) ✦

(۳) ضمیر منصوب مُتّصل : عَلَّمَهٗ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) ✦

(۴) ضمیر منصوب منفصل : اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵-۶) ✦

لہ الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اٰخِرِہٖ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو ✦

(۵) ضمیر مجرور متّصل : لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ - کِتَابُهٗ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متّصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے۔ جب متّصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَیْتُكَ اِیَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، اِیَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں ♦

الضَّمِیْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاھر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں تُ اور کَتَبْنَا میں نَا، یَکْتُبَانِ میں الف، تَکْتُبِیْنَ میں ی ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اِعرابی[1] آتا ہے دد

[1] اعراب کا نون ♦

نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں
وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۲) +

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنیٰ میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں ھُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے +

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں +

نُوْنُ الْوِقَایَۃِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلّم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایة (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیّر سے بچا لیتا ہے ٭

ماضي، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلّم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ي پر لگا دینا چاہئے : عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِي، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، نُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیّر سے محفوظ رہ جاتا ہے ٭

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ[1]، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے اَخَوات کے ساتھ بھی آتا ہے : مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، إِنَّنِيْ، كَأَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتّہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ إِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر إِنِّيْ کہتے ہیں ٭

ضَمِيْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجِعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکّر یا مؤنّث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّأْن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مؤنّث ہو تو ضمیر القِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے"

[1] مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے ٭

مثلاً هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوجاتے ہیں) +

تنبیہ ۴ - بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہوچکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے +

ضمیر فاصل

۹ - جب خبر معرفہ ہو اور صفۃ کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے ۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا ۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفۃ میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) أَنْتَ تُكْرِمُنِيْ

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "أَنْتَ" مُسْتَتِر ہے،

(نِيْ) نون وِقایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل واحد متکلّم مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) أَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟ (کیا ہم لپٹا دینگے تم سے وہ چیز؟)

(أَ) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا

(نُلْزِمُ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلًّا مرفوع ہے

(كُمُوْ = كُمْ) ضمیر منصوب متّصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

سلہ أَلْزَمَ (۱) لازم کر دینا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-

(۱) أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ	(۴) أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ	(۵) هُنَّ يُحِبُّنَ الْمَدْرَسَةَ
(۳) أَنْتِ تُنَظِّفِينَ الْحُجْرَةَ	(۶) هُمْ يَرْحَمُونَ الْيَتَامٰى

- ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :-

(۱) أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا	(۴) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ
(۲) وَهَبْتِنِي سَاعَةً	(۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ
(۳) مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً	(۶) سَافَرْنَ إِلٰى دِهْلِي

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ فَآمَنَّا بِهٖ

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :-

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تونے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	إِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا - مفلسی

أَوْحَى (ا) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (ہ) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بُزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ (۲) فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ (۷) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (۸) وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۲) وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِيْ اِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ وَقَدْ تَجَدَّدَ بِيْ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ؟

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

- اسم موصولؔ[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہؔ[2]

- اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں :-

	مذکر	مؤنّث
واحد	اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)
تثنیة	اَللَّذَانِ / اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱- اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے ✦

تنبیہ ۲- واحد مذکر و مؤنّث اور جمع مذکّر میں ایک لا لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِيْ کو اَلَّئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

[1] موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا ✦ [2] صلہ جوڑ۔ امداد۔ انعام ✦

۲ - مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں :-

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

اَیٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے

اَیَّةٌ (جو شخص یا جو چیز " " مؤنث کے لئے

تنبیہ ۳ - مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲) ÷

تنبیہ ۴ - اسماء موصولہ کے معنی اردو میں " جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی " وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا " وہ، اُس یا اُن " پہلے بڑھانا پڑتا ہے : رَبُّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (تیرا رب " وہ " ہے جس نے تجھے پیدا کیا)۔ اُحِبُّ مَنْ یَجْتَهِدُ (میں " اُس کو " پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے) ÷

۳ - مَنْ اور مَا اور اَیٌّ اور اَیَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیٌّ فاعل ہے۔ يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ اِبْہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْہام کو صاف کر دے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول

صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد[1] کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِىْ عَلَّمَكَ وَالَّتِىْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِىْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمْتُكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

[1] لوٹنے والا۔ عبادت کرنے والا +

تنبیہ ۳- پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے ؛

تنبیہ ۴- مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو. هٰذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۵- یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لا نا ہو تو منفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)؛

- اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد اَلَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے؛ اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں ؛

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَیْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ[1] زَیْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُہٗ، اَلضَّارِبَۃُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَیْھِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِیْرَ اِلَیْھِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَیْھِمْ بمعنی اَلَّذِیْنَ اُشِیْرَ اِلَیْھِمْ ؛

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

(۱) اَلَّذِیْ یَتَعَلَّمُ یَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِیْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے۔

(یَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،

صلہ موصول مل کر مبتدا، محلًّا مرفوع،

(یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلًّا مرفوع،

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلًّا مرفوع،

مبتدا و خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے حسب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں ؛

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضٰی) فعل ماضی اس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہو کر صِلہ ہے موصول کا،

موصول و صِلہ مِلکر مبتدا،

(فَاتَ) فعل ماضی، اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے،

فعل و فاعل مِلکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا ؛

(۳) لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِیْتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے

(اَلْحِیَاکَۃَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول مِلکر جملہ فعلیہ ہوکر صفۃ ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مِلکر جملۂ فعلیہ ہوا +

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَیْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول ہے،
مُؤَمَّلُ بمعنی یُؤَمَّلُ صِلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر ھُوَ مُستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے،
موصول اور صلہ مِلکر مبتدا، مرفوع،
(غَیْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر مِلکر جملۂ اسمیہ ہوا +

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو: هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ، اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَتْكِ، اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ یَدُهٗ

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷)، اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْکَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کردینا
اِحْتَاجَ (۷-و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰی (۱۰-ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا

اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا
اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑجانا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا
اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَنٰی (ض ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا
بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا
جَنٰی (ض ی) اور اِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا
رَبّٰی (۲۔و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا
زَیَّنَ (۲) سجانا
ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا
عَلَا (ن۔و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا
غَلَا (ن۔و) مہنگا ہونا مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (۷) غنیمت جاننا

تَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
کَالَ (ض ی) ناپنا۔ کَیْلٌ ناپ
نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اُمَّةٌ (ج اُمَمٌ) جماعت۔ قوم
اُنْثٰی (ج اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت
بَسَالَةٌ جوانمردی
جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) بدن۔ جسم
ذَكَرٌ (ج ذُكُورٌ) نر۔ مرد
رُقْعَةٌ (ج رِقَاعٌ) چٹھی۔ پیوند
صَانِعٌ (ج صُنَّاعٌ) کاریگر
ضَعِیْفٌ (ج ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
طَلِبَةٌ مُطَالَبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ
عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شوہر سے جدا ہونیوالی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
مَجْدٌ بزرگی۔ عزت
مَحِیْضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَکَۃٌ جنگ ۔ میدان جنگ	مُنْکَرٌ ناپسند بات ۔ اجنبی
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات ۔ مشہور	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶ ۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو +

(۱) اِنَّ بِالْکَیْلِ الَّذی تَکِیْلُوْنَ بِہٖ یُکَالُ لکم (۲) اِنَّ الرَّجلَیْنِ اللّذینِ یَتَوَلَّیَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِیْنَ لَایَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الّتی فی اَیْدِیْہِما کیف تُنْفَق وَعَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ ما رَأَیْتُہٗ منكَ مِنَ الشَّجَاعَۃِ والبَسالۃِ اللّتَیْنِ اَظْہَرْتَہما فی الْمَعْرَکَۃِ الاخیرۃ حَمَلَنِی علی تکریمك (۴) اَعْجَبُ مِنَ النّساء اللّٰتی یُزَیِّنَّ اجسادَ ھُنَّ الفانیۃَ ولا یُزَیِّنَّ نفوسھنّ الباقیۃَ (۵) اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من الشُّبّانِ ھوابو بکرِنِ الصّدّیقُ [رضی اللّٰہ عنہ] وھواوّلُ الخُلَفَاءِ الرّاشدینَ (۶) خلاصۃُ ما ذکرہ الاستاذُ اَنَّ العملَ بالقرآن الذی نُزِّلَ علی محمّدٍ یکفینا لِفَلاحِ الدّارَیْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النّدامۃَ (۸) کُنتُ کَمَنْ اَسْکَرَہُ الخَمْرُ

(۹) اَلصَّادِقُ لَایَذِلُّ وَالْکَاذِبُ لَا یَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِی رُقْعَةٌ مکتوبٌ فیھا ما یأتی :- ایُّھا التلمیذُ النَّبِیْهُ[1] قد قَرُبَ الامتحانُ الذی یُمَیِّزُ المجتھدَ مِنَ الْکُسَالٰی. فکُنْ مِمَّنِ اجتَھَدَ وفازَ یومَ الامتحانِ والسلام (۱۱) اِنَّ الذی یُحِبُّ وَطَنَهٗ ھو مَنْ یَبْذُلُ جُھْدَهٗ فیما یَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِهِ التی یَنْتَسِبُ اِلَیْھَا، فالصُّنَّاعُ الذین یُتْقِنُوْنَ اعمالَھم یَخْدِمُوْنَ وَطَنَھُم، والنِّسَاءُ اللاتی یُرَبِّیْنَ اَبْنَاءَ ھُنَّ علی الفضیلةِ یَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِھِنَّ، والتلامیذُ الذین یَجِدُّوْنَ فی دُرُوسِھم یَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِھِمْ ÷

÷

(۱۲) مَامَضٰی فَاتَ والمُؤَمَّلُ غَیْبٌ ÷ ولَکَ السَّاعةُ الَّتِی اَنْتَ فیھا

(۱۳) اَنَا کَالَّذِی اَحْتَاجُ مَا یَحْتَاجُهٗ ÷ فَاغْنَمْ ثَوَابِیْ وَالثَّنَاءَ الْوَافِی

مشق مِنَ القُرْاٰن نمبر ۵۶

(۱) یٰاَیُّھَا الذین اٰمَنُوْا لِمَ تَقُولُوْنَ مالا تفعلون (۲) ھَلْ یَسْتَوِی الَّذین یَعلمون والَّذین لا یعلمون (۳) وَاللّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ من نِسَاءِ کُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْھُرٍ (۴) مَنْ کَانَ فِی ھٰذِہِ الدُّنیا اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (۵) مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُم عنه فَانْتَھُوْا (۶) مَا

[1] نَبِیْهٌ = ہوشیار۔ بیدار مغز ÷

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَاهٰذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ وَمَنْ ذَالِكَ الَّذِي قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟	يَا أَخِي يُوسُفُ! هٰذَا مَا تَعْلَمُهُ وَذَالِكَ مَنْ تَعْرِفُهُ
(۲) وَاللهِ جَوَابُكَ عَجِيْبٌ، مَا فَهِمْتُ مَا تَقُولُ	هٰذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذٰلِكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتَ تَعْرِفُهُ؟
(۳) بَلٰى يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لٰكِنَّهُ الْتَبَسَ عَلَيَّ الْيَوْمَ لِأَنَّهُ مَا لَبِسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا	نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبِسُ وَهٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(۴) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيْمُ! وَأَيْنَ	أَرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

ذَانِكَ الرَّجُلانِ اللَّذَانِ رَأَيْتَهُمَا عندكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟	رَأَيْتَهُمَا الى حديقتى لِقَطْفِ الْاَثْمَارِ
(۵) واين ذهب اُولٰئك الرِّجالُ الذين كانوا يَسْقُوْنَ الْاَشْجَارَ فى حَدِيْقَتِكُمْ؟	اَبُوْكَ طلب مِنّى اُولٰئِكَ الرِّجَالَ لِاِصْلَاحِ حَدِيقَتِهٖ فَاَرْسَلْتُهُمْ اِلَيْهَا لِاُسْبُوْعٍ واحِدٍ
(۶) هٰذا مِنْ فَضْلِكَ، وماذا تَصْنَعُ اولٰئك النِّسْوَةُ اللّٰتى كُنَّ يَعْمَلْنَ فى الْمَعْمَلِ؟	ارسلتُ تلكَ النِّسوةَ الى مَزَارِعِ الْقُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ الْقُطْنَ، وَلِمَ تَسْئَلُ يا يوسفُ عن هٰؤلاءِ الرجالِ والنِّسوةِ، هل لكَ حاجةٌ فيهم
(۷) نعم الى حاجةٌ شديدةٌ فى العُمَّالِ فَاِنَّ الامورَ كُلَّهَا تَكَادُ تَفْسُدُ ليس اَحَدٌ عندى مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ اَوْ يعمل فى الْمَعْمَلِ وليس اجيرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِيْنَ والبَنَّائِيْنَ فى بناءِ بَيْتِى	كيف ذٰلك يا اخى! وكان عندكم عَدَدٌ كبيرٌ من العمّال والْاُجَرَاءِ وماذا "ياتُرٰى" اَصَابَ بِهِمْ؟
(۸) يا اخى! هم كانوا يطلبون اُجْرَةً زائدةً، فما قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ،	يا اخى يوسفُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! كان يَنْبَغِى لَكَ اَنْ تَقْبَلَ مَطَالِبَهُمْ

فَاضْرَبُوا عَنِ العمل	اَلَا تَرٰی کیف غلبَ الغلاءُ وعلتِ الاسواقُ
(۹) واللهِ الْيَوْمَ فَهِمْتُ انّ هٰؤلاءِ المساكينَ الذين يعملون فى المصانع والمزارع ويَبْنُوْنَ بُيُوتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظيمٌ فى الارتقاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْاِنتصارِ على الاَعْدَاءِ	صدقت يا اخى! لَوْلَا هٰؤلاءِ الذين نَحْسِبُهم ضُعَفَاءَ، ونَحْتَقِرُهُم، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الحيٰوةُ وضَاقَتْ علينا الارض بما رَحُبَتْ، ولهٰذا قَالَ المصلحُ الاعظمُ الرسولُ الاكرمُ صلى الله عليه وسلم اِبْغُوْنِى فى ضُعَفَاءِكُم، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِكُم۔ اُنْظُرْ! كَيْفَ اَلْحَقَ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ بالضُّعَفَاءِ والمساكينِ العامِلِينَ كَى نُكْرِمَهُم ولا نَحْتَقِرَهُمْ۔
(۱۰) اَعْظِمْ بِهٰذا النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذى كان رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حقًّا، مَا اَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا اَصْدَقَ، كَيْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ	صَدَقْتَ واللهِ، فَيَنْبَغِى لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بهم ما نُحِبُّ لِاَنْفُسِنَا وَ نُعَامِلَهُم مُعَامَلَةَ الاِخوانِ اِذًا تَهْنَأُ الْمَعِيشَةُ وتَصْلُحُ الامورُ

والضعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، یا لَیْتَنَا لَوِ اتَّبَعْنَاہُ مَا زِلْنَا غالِبِین	وَیَنْسَدُّ بابُ الاِضْرابِ

مشق　　اُردو سے عربی بناؤ　　نمبر ۵۸

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمدؐ [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہوگیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسے جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کردیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:-

بیٹا[۱]! تم جانتے ہو، جس نے[۲] کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمھارا باپ جس نے تمھاری پرورش[۳] کی ہے اسی طرح تمھارے اساتذہ جنھوں نے تمھیں تعلیم دی ہے تمھاری کامیابی کے منتظر ہیں ÷

[۱] یَا بُنَيَّ یا صرف بُنَيَّ! [۲] عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو ÷ [۳] رَبَّاکَ ÷

سوالات نمبر ۱۷

(۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
(۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
(۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
(۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
(۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
(۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
(۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
(۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو

يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيْطُهَا خَيَّاطٌ
اَلْمَرْءَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ
اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ .... يَخِيْطُوْنَ الثِّيَابَ
وَالْاَسَاكِفَةُ هُمْ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

اِشْتَرَيْتُ هَاتَيْنِ الْكُلْبَتَيْنِ. هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

۷۔ اَلرَّجُلَانِ .... جَاءَ الْكَ هُمَا اَخَوَا يُوْسُفَ

۸۔ اَلنِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

۱۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي ...

۲۔ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي ...

۳۔ هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ ....

۴۔ خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ ....

۵۔ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ .... وَالَّذِيْنَ

۶۔ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي ....

۷۔ اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ....

۸۔ اَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي .... ؟

۹۔ اِحْتَرِمْ مَنْ ....

۱۰۔ كُلْ مَا .

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اعراب الاسم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جرّ کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بِالْاِخْتِصَار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا۔

تنبیہ:۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔ وہ یہی مفعول بہ ہے۔

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (صبر کر اچھا صبر) یہاں صَبْر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) المفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جرّ کے مستعمل ہو اُسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے مارا) اِس جملہ میں تادیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِيْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَأْدِيْبًا کہیں تو معنی ہونگے "میں نے اُسے ادب دیا

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے ؎

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِیْہِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں ؎

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَیْلًا، یَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔
فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں ؎

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَہٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَھَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہینگے۔ اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہونگے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائینگے ؎

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیۃ دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاءَ الامیرُ وَالجُندَ یا وَالجُندُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تَضَارَبَ زَیدٌ وَعَمرٌو (زید اور عمرو نے باہم مارپیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے[1] +

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے +

(۶) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِستثنا کیا ہوا)

۸ - وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہو تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منہ اور زید کو مستثنٰی کہا جائیگا۔

مستثنٰی منہ مذکور ہو اور کلام مُثْبَت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گذری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے +

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاءَ اِلَّا زیدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا ٭

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئیگی ٭

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کردے۔ جاءَ الاَمِیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا) ٭

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا ٭

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال) کہتے ہیں[۵] اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی

۵۔ نیز حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

ہے، جَاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں، جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "ھُوَ" مبتدا ہے اور "يَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب؛

(۸) اَلتَّمْيِيزُ

۱۲۔ تَمْيِيز وہ اسم ہے جو ایک مُبْهَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْهَم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی؛

۱۳۔ تمییز کو مُمَيِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْهَام دُور کرے اُسے مُمَيَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں؛

۱۴۔ مُمَيَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتريت عشرين كتابًا ومنًّا سمنًا (گھی) وصاعًا[1] بُرًّا (گیہوں)؛

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اِس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

[1] صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب متعیّن ہو جائیگا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے ❖

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو ❖

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماءِ عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے ❖

تنبیہ ۶۔ اسماءِ عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصّے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصّے میں ملیگی ❖

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرفِ نِدا (یَا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصّۂ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو ❖

۱۹۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

حَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یَا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے پھر وہ اسم عَلَم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ +

۲۱۔ حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا +

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو +

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جواب نِدا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْ لِیْ یَا اَللّٰہُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَا اَللّٰہُ کی جگہ اَللّٰھُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) المنصوبُ بِلاَ لِنَفْیِ الجِنْس

۲۲ - جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدَیْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِیْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے) +

تنبیہ ۹ - اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳ میں گذر چکا ہے +

تنبیہ ۱۰ - مرفوعات و منصوبات کا مفصّل بیان چوتھے حصے میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۱۴

اَبْشَرَ (بِہٖ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
اِسْتَکْبَرَ (۱۰) تکبّر کرنا
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰی (۴۔و) پرورش پانا
اَزَالَ (۱۔و) دُور کرنا۔ مِٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ
اَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَۃٌ (مصدر ہے وَثَقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بُزدلی۔ کم ہمّتی
دَاءٌ بیماری
دَھْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (ج اَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا

تَمَکَّنَ (مِنْہُ) قابو پالینا۔ قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَۃٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا
عَاشَ (ض۔ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
عَشِیْرَۃٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کُنبہ
عِفَّۃٌ پاکدامنی
عَیْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاۃٌ و رِعَایَۃٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا
مَعْھَدٌ (ج مَعَاھِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نَمِرٌ (ج نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

۱- مفعول مطلق کی مثالیں :-

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا ۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا ۔ تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ۔ يَثِبُ النَّمِرُ وُثُوبَ الْأَسَدِ ۔ يَعِيشُ الْبَخِيلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ ٭

۲- مفعول لہ کی مثالیں :-

اِخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلٰى عِفَّتِهِ وَاحْتَرَمْتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ ۔ يَجُوبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ ٭

۳- مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :-

عَاشَ نُوحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) ۔ وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءَ تَحْتَهَا ۔ سِرْتُ مِيلًا مَاشِيًا وَمِئَةَ مِيلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَأَلْفَ مِيلٍ بِالطَّيَّارَةِ ٭

۴- مفعول معہ کی مثالیں ۔ ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ ہی ہو سکتا ہے :-

سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا)۔ حَضَرَ خالِدٌ وغروبَ الشمسِ۔ سَارَ التِّلمیذُ والکتابَ
اِذْهَبْ والشَّارِعَ الْجَدِیدَ۔ ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں
سکتے کیونکہ سِرْتُ وطلوعَ الفجرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہونگے "میں نے
اور طلوعِ فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہوجائیگی

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی
سَافَرَ خالدٌ وأخاه (یا وأخُوهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا والْجُنْدُ)
بَحَثَتْ سُعَادُ[عہ] وأُخْتَهَا (یا وأُخْتُهَا)۔ جاء السیّدُ وخَادِمَه (یا
وخَادِمُهُ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر
ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول
معہ نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خالدٌ وأخُوهُ۔ تَخَاصَمَ أحْمَدُ وحَسَنٌ۔
اِشْتَرَكَ فی التِّجارۃِ نَجِیبٌ ومُحَمَّدٌ

حال کی مثالیں:-

عَادَ الجیشُ ظَافِرًا۔ لَا تَشْرَبِ الماءَ کَدِرًا۔ أَقْبَلَ المظلومُ
بَاکِیًا۔ اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغیرًا سَادَ کَبِیرًا۔ رَجَعَ مُوسیٰ اِلی
قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاکِبَیْنِ[له]۔ لَا تَحْکُمْ

له رَاکِبَیْنِ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے +

عہ لڑکی کا نام ہے ؎

وَاَنْتَ غَضْبَانُ

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعیّن ہے :۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً ۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا

کلام تامّ منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی :۔

لَمْ يَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ يُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے :۔

مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ اِلَّا تِلْمِيْذٌ ۔ لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا الْمُجْتَهِدُ۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْيَارَ۔ لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهُ۔ لَمْ يُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ

تمیز کی مثالیں۔ تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز :۔

عِنْدِيْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا

عدد کی تمییز:۔
عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً
وَثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔

جملوں کی تمییز:
طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً۔ حَسُنَ الغلامُ كلامًا۔ اَلذَّهَبُ
اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيْمَةً۔ اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔

مُنادٰی کی مثالیں (منادٰی مضاف کی مثالیں)
يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللهِ۔ يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا
لِقَوْمِكَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

(منادٰی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)
يَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ۔ يا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ۔ يَا رَءُوْفًا بِالْعِبَادِ

(منادٰی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)
يَا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ يا مجتهدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ يَا مُؤْمِنًا
لَا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللهِ۔

منادٰی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:۔
قُمْ يَا وَلَدُ۔ يَا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِيْ۔ يَا صِبْيَانُ اجْلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا

غَیْرَ اللّٰہِ یٰاَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنادٰی علَم مُفْرَد کی مثالیں :-

یا مُحَمَّدُ، یا اَحْمَدُ، یا اَللّٰہُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کی مثالیں :-

لَا نِعْمَۃَ اَعْظَمُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ۔ لَا اَنِیْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْکِتَابِ وَلَا کِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ۔ لَا قَبِیْحًا فِعْلُہٗ مَحْمُوْدٌ

تنبیہ - مفعولٌ بِہٖ، اسمِ اِنَّ اور خبرِ کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں ؛

مشق نمبر ۱۰۶

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

۱ - اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَاْدِیْبًا	وَلَدِیْ	اَدَّبْتُ
مفعول مطلق	مضاف الیہ مفعول بہٖ	فعل با فاعل

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ - ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

تَاْدِیْبًا	وَلَدِیْ	ضَرَبْتُ
مفعول لہٗ	مرکب اضافی مفعول بہٖ	فعل با فاعل

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۱۔ لفظ تَأْدِيبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو +

۳۔ مَكَثْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَكَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِي) حرفِ جر (مكّة) مجرور۔ غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلًّا مرفوع کہا جائیگا۔ (وَ) حرفِ معیّت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِيدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال (ظَافِرًا)

حال ہے فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل بافاعل (الماءَ) مفعول بہ ہے اور ذُو الْحَال ہے (كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَا تَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذو الحال ہے (وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا (ہم نے ۲۰ بیس کتابیں خریدیں)

(اِشْتَرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل (عِشْرِيْنَ) اسم عدد مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد مُمَیَّز ہے، (كِتَابًا) تمیز یا مُمَیِّز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہٖ مل کر جملۂ فعلیہ خبریّہ ہوا۔

۹۔ یاعبدَ الکریمِ اِقْرأْ ھٰذَا الْکتابَ

(یَا) حرف ندا (عَبْدَ) منادیٰ مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریمِ) مضافٌ الیہ مجرور ہے (اِقْرأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحلّ ہے (ھٰذَا) اسم اشارہ مَبْنِی ہے۔ محلًّا منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہٖ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشارٌ اِلَیْه وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشارٌ اِلَیْه اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملۂ انشائیہ ہو کر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملۂ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۱۶

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:—

لَاشَیْءَ اعزُّ عند العاقل من وَطَنِه الّذی تَرَبّٰی صغیرًا فوقَ اَرْضِه وتَحْتَ سمائه، وانْتَفع زَمَنًا بِنَبَاتِه وحَیَوانِه، وعاش فیه اِنسًا واَهلَه[۱] وعشیرتَه[۲]، لم یألِفِ اِلّا معاهدَه، ولم یَرِدِ اِلّا مواردَه، نظر قبلَ کلِّ شیْءٍ شکلَه، فصادفَ حُبُّه قلبًا خالیًا فتَمَکَّنَ مِنه۔ ولا یعیش الانسان عَیشًا رَغَدًا، ولا

[۱] و [۲] مفعول معہ ہو سکتا ہے۔

یسعد سعادۃً تامۃً اِلّا اذا اصبح اھل بلادہ عارفین لحقوقھم وواجباتھم، راسی العلم بینھم ارفع الاشیاء قیمۃً، واعزّھا مطلوبا۔ فیا طالب الشرف اَحْبِبْ وطنک حُبًّا وصُنْہ صَوْنًا رعایۃً لحقہ۔ فانّ حُبَّ الوطن من حمید الخصال، بل کما قیل حبّ الوطن من الایمان ؛

مشق من القراٰن نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (۲) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۴) یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۵) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (۶) وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا (۷) قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (۸) وَجَآءُوْا اَبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ (۹) اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ (۱۰) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللہِ وَتَثْبِیْتًا لِّاَنْفُسِھِمْ (۱۱) فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ

۱؎ بالکل ظاہر ؛ ۲؎ تَبَتَّلَ (ہ) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا ؛ ۳؎ رَتَّلَ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ؛ ۴؎ کملی یا چادر اوڑھنے والا ؛ ۵؎ صبح سویرے ؛ ۶؎ شام کا وقت ؛ ۷؎ فائدہ کام کی چیزیں ؛ ۸؎ رضامندی ؛ ۹؎ مضبوط بنانا ؛ ۱۰؎ پیچھا کیا ؛

وَجُحُوْدُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا (۱۲) وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
(۱۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ، وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ
حَرِيْرًا، مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَائِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا
وَّلَا زَمْهَرِيْرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
(۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (۲۱) كَبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ (۲۳) مَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا
(۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

۱؎ تلاش کرنا ۲؎ دوڑنا ۳؎ خوشخبری دینے والا ۴؎ ڈرانے والا ۵؎ نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہینگے ۶؎ بَاسِقٌ اونچا (درخت) ۷؎ کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں ۸؎ گچھے دار۔ گندھا ہوا ۹؎ اِتَّكَأَ (ا۔و) تکیہ لگانا۔ ٹیکہ لگانا ۱۰؎ سخت سردی۔ ٹھر ۱۱؎ خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا ۱۲؎ گروی ۱۳؎ دائیں ہاتھ والے یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دئے جائینگے

(۲۶) اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوٰهُمْ (۲۹) فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (۳۱) يَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ
بِاَسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
(۳۳) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ
مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
(۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۳۸) اِنَّ
لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ

مشق نمبر ۶۳ — مَكْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى عَمِّهٖ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

عَمِّيَ الْمُحْتَرَمُ! السَّلام عليك ورحمة اللّٰه وبركاته

بَعْدَ اِهْدَاءِ تَحِيَّةِ السَّلَامِ مع الاكرام اُبْدِيْ لحضرتك ما

---

۱ یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں ÷ ۲ نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا ÷
۳ ہم بستری ÷ ۴ جھگڑا ÷ ۵ اَکْرَهَ (ا) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا ÷ ۶ اَمْن، صلح،
اسلام ÷ ۷ سب کے سب۔ پورے پورے ÷ ۸ نَزَعَ (ض) چھین لینا ÷ ۹ اَخْطَأَ
(ا) غلطی کرنا ÷ ۱۰ مشغلہ۔ کاروبار ÷ ۱۱ بَذَّرَ (۲) بیجا خرچ کرنا ÷

يطمئنّ به قلبك وأبشّرك ببشارة يسرّك ويسرّ والديّ المعظّمين (أدامكم الله مسرورين) وهي أنّي بحَول[1] الله وكرمه أتممت الجزء الثالث من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب، فأحمد الله حمدًا كثيرًا وأشكره شكرًا جميلًا على ما منّ عليّ بالعلم والفهم يا عمّ (= يا عمّي) إنّي ما نسيت ولن أنسى ذلك الوقت حين دخلت المدرسة طلبًا للعلم ورغبةً في العلوم العربية وكنت جاهلًا مطلقًا عن اللسان العربي، وكان حدّثني بعض الطلاب أنّ العربيّ أصعب اللسان تعلّمًا وتعليمًا، فلمّا أُتيت بي عند المدير وأُوقفتني[2] أمامه دُهشتُ[3] دهشةً وقمتُ متحيّرًا متوحّشًا في بدء[4] الأمر وكاد قلبي ينصرف عن المدرسة جُبنًا[5] وخوفًا حيث لا صديق لي ولا أنيس. فعرفت يا عمّي الشّفوق من بشرتي[6] حديث القلب وتوجّهت إليّ توجّه الرّحمة والشّفقة وتحدّثتني باللّطف تسليةً[7] لقلبي ودفعًا لخوفي فتشجّع[8] بكلامك جأشي[9] واندفع تحيّري ووحشتي. وبعد ذلك لاطف[10] بي المدير ملاطفة الوالد وأزال عن قلبي الرّوع[11]، فصمّمت عزمي[12] على تحصيل

---

۱ طاقت ۔ ۲ أوقف (ا) کھڑا کرنا ۔ ۳ میں دہشت زدہ ہو گیا ۔ ۴ شروع میں ۔ ۵ بزدلی۔ کم ہمتی ۔ ۶ بشرة چہرہ۔ کھال کی سطح ۔ ۷ تسلی دینا ۔ ۸ دلیر ہو گیا ۔ ۹ جأش دل ۔ ۱۰ مہربانی سے پیش آنا ۔ ۱۱ خوف ۔ ۱۲ صمّم اور صمّم پختہ ارادہ کرنا ۔

العربی ثِقَةً باللّٰه وتوكّلاً عليه وبدأت الجزء الاوّل من الكتاب المشارِ اليه، فبعد قليلٍ امتلأ[1] صدري[2] فرحًا وشوقًا حيث علمتُ انّ تعلّمَ العربی ليس صَعْبًا كما يظنّ بعضُ الطّلاب. وَاَقْبلتُ على حِفْظِ الدّروس اِقبالَ الظّمآنِ على الماء وبذلتُ كُلَّ جهدِی فی تحصيل العلم صباحًا ومساءً. لِاَنِّی اَتذكّرُ دائمًا يا سيّدی نصائحك الثّمينةَ الّتی تلقّيتُهَا منك حينَ وَدّعتَنی فی المدرسة، ومنها قولُكَ "لاينال المجدَ الّا المجتهدُ ولايَخِيبُ اِلّا الغافلُ الكسلانُ" فبفضل اللّٰه قرأتُ الجزءَ الاوّل بثلثة اشهر وهكذا الجزءَ الثانیَ. اَمّا الجزءَ الثالث فقرأتُهُ فی خمسة اشهر لانّهٗ مُضاعفٌ فی الحَجْمِ (يا حجمًا) من الاوّل والثانی. فاتممت الثّلثةَ الاجزاءَ فی مُدّةِ اَحدَ عشرَ شهرًا، وَلَمْ اَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ ولاصُعُوبَةٍ. وَالْاٰن يا سيّدی قلبی مَلآنُ فرحًا وسُرورًا وشكرًا، لانّی لَمّا اقرء القرآن افهم اكثر معانيه ولايصعب علیّ فهمُ مطالبه الّا قليلاً. وارجوا من اللّٰه تعالٰی اَنِّی اَكُونُ اَفْهَمُ كُلَّهٗ اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا. للّٰه الحمد اوّلاً واٰخرًا.

---

[1] بھر گیا ✦ [2] سینہ۔ دل ✦

هذا۔ ولا برح سيدى العمّ فى خيرٍ وعافيةٍ مع سائر اهل بيته الاماجد واُهدِى اِلى والِدَىّ المكرَّمين والى جميع اخوتى واخواتى سلاما محفوفا بِاَشْواقٍ الى مُشاهَدَتِكم اجمعين

دهلى
يوم الجمعة الحادى والعشرون
من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ھ

دمت سالما لابن اخيك
رشيد

تَمَّ الجزءُ الثالث الجديد من كتاب تسهيل الادب بحولِ اللهِ وتوفيقِهٖ۔ ويليه الجزء الرابع تقبله اللهُ منّى ونفع به الطالبين وسهّل به وتيسّر فهم القرآن المبين۔ واٰخر دعوانا اَنِ الحمدُ للهِ ربِّ العٰلمين

سنة ١٣٦٤ھ

بہ قلم محبوب رقم محمد حبیب اللہ ذکی